THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, the April 07, 2023
(327th Session)
Volume IV, No.5
(Nos. 01-06)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume IV SP.IV (05)/2023
No.05 15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Fateha 2
3. Points raised by Senator Dr. Shahzad Waseem regarding current political situation, verdict of the apex court and conduct of elections in the country 2
4. Questions and Answers 4
5. Motion under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman Standing Committee on Petroleum on [The Petroleum (Amendment) Bill, 2022] 29
6. Motion under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The University of Management and Technology Lahore Bill, 2023] 29
7. Motion under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The Orient Institute of Science and Technology, Gwadar Bill, 2023] 30
8. Motion under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The International Institute of Technology, Culture and Health Sciences Bill, 2022] 31
9. Motion under Rule 194(1) moved by Chairman, Standing Committee on Poverty Alleviation and Social Safety regarding [The Pakistan Bait-ul-Mal (Amendment) Bill, 2022] 31
10. Motion under Rule 194 (1) moved by Chairman, Standing Committee on Poverty Alleviation and Social Safety regarding details of funds under Ehsas Kafalat Program in Balochistan 32
11. Motion under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman, Standing Committee on Information Technology and Telecommunication regarding the year-wise details of total funds available and spent by the Universal Service Fund (USF) 33
12. Presentation of report of the Standing Committee on the Federal Education and Professional Training on [The Pir Roshaan Institute of Progressive Sciences and Technologies, Miranshah, Bill, 2023] 34
13. Presentation of report of the Standing Committee on Defence on [The Pakistan Maritime Zones Bill, 2023] 34
14. Presentation of report of the Standing Committee on Industries and Production on [The Export Processing Zones Authority (Amendment) Bill, 2023] 35
15. Presentation of report of the Standing Committee on Railways regarding the Public Sector Development Programme (PSDP) proposed by the Ministry of Railways for the financial year 2023-24 35
16. Consideration and passage of [The National University of Pakistan Bill, 2023] 36

17. Consideration and passage of [The Publication of the Holy Quran (Elimination of Printing and Recording Errors) (Amendment) Bill, 2022] ... 37
18. Consideration and passage of [The Federal Employees Benevolent Fund and Group Insurance (Amendment) Bill, 2022] ... 39
19. Consideration and passage of [The Pir Roshaan Institute of Progressive Sciences and Technologies, Miranshah Bill, 2023] ... 41
20. Calling Attention Notice raised by Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the Opposition regarding a notice being served by India on Government of Pakistan through Indus Water Commission on 25th Jan for revision of the Indus Water Treaty ... 43
    - Senator Kamran Murtaza ... 46
    - Senator Mushahid Hussain Sayed ... 49
    - Senator Sherry Rehman, Minister for Climate Change ... 52
21. Calling Attention Notice raised by Senator Engr. Rukhsana Zuberi regarding pending cases/ backlog in Supreme Court and High Courts ... 57
    - Senator Shahadat Awan, MoS for Law and Justice ... 58
22. Motion under Rule 263 moved by Senator Sania Nishtar for dispensation of Rules ... 61
23. Resolution moved by Senator Sania Nishtar regarding World Health Day ... 62
24. Point of Public Importance raised by Senator Fawzia Arshad regarding the shortage of water supply in Islamabad ... 63
25. Point of Public Importance raised by Senator Rana Mahmood ul Hassan regarding sugar smuggling ... 64
26. Privilege Motion moved by Senator Rana Mahmood ul Hassan regarding his illegal arrest in Multan ... 65
27. Point of Public Importance raised by Senator Rana Mahmood ul Hassan regarding the process of appointments in MEPCO ... 66
28. Point of Public Importance raised by Senator Mushtaq Ahmed regarding Israeli terrorism in Masjid Aqsa ... 67
29. Point of Public Importance raised by Senator Saifullah Abro regarding murder of Professor Ajmal Sawan in Kandkot, Sindh ... 68
30. Point of Public Importance raised by Senator Saifullah Abro regarding kidnapping of Nabeela Khawar from Larkana ... 69

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Friday, the April 07, 2023

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty minutes past ten in the morning with Mr. Chairman (Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اَللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿٦٣﴾ وَ الَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا ﴿٦٤﴾ وَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴿٦٦﴾ وَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَ لَمْ يَقْتُرُوْا وَ كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾

ترجمہ: رحمان کے (اصلی) بندے وہ ہیں جو زمین پر نرم چال چلتے ہیں اور جاہل ان کے منہ آئیں تو کہہ دیتے ہیں کہ تم کو سلام۔ جو اپنے رب کے حضور سجدے اور قیام میں راتیں گزارتے ہیں۔ جو دعائیں کرتے ہیں کہ "اے ہمارے رب، جہنم کے عذاب سے ہم کو بچالے، اس کا عذاب تو بڑی تکلیف کی چیز ہے۔ وہ تو بڑا ہی برا مستقر اور مقام ہے۔" جو خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں

نہ بخل، بلکہ ان کا خرچ دونوں انتہاؤں کے درمیان اعتدال پر قائم رہتا ہے۔

سورۃ الفرقان: (آیات نمبر63تا67)

Fateha

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ جمعہ مبارک۔

مشتاق صاحب! پچھلے دنوں مختلف علاقوں میں آپریشن کے دوران ہماری فورسز کے جو جوان شہید ہوئے تھے، ان کے لیے دعا کریں۔

(اس موقع پر سیکورٹی فورسز کے شہداء کے لیے دعائے مغفرت کی گئی)

جناب چیئرمین: تمام اراکین تشریف رکھیں۔ مسجد اقصیٰ کے لیے time دوں گا لیکن ابھی نہیں۔ لیڈر آف دی اپوزیشن! وقفہ سوالات ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم (قائد حزب اختلاف): جناب! صرف دو منٹ لوں گا۔

جناب چیئرمین: بات کریں۔

Points raised by Senator Dr. Shahzad Waseem regarding current political situation, verdict of the apex court and conduct of elections in the country

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: شکریہ جناب چیئرمین۔ میں آپ کی وساطت سے ایوان اور تمام جمہوریت پسند لوگوں کی توجہ اس وقت ملک میں جو فسطائیت کا راج ہے اور جو قانون سے ماوراء اقدام ہو رہے ہیں، ان کی طرف دلانا چاہوں گا۔ افسوس تو یہ ہے کہ یہ حکومت فاشزم کی ایک نئی تاریخ رقم کر رہی ہے۔ اس میں گزشتہ روز ایک اور سیاہ باب کا اضافہ ہوا ہے۔ آپ کے علم میں ہے کہ ملک بھر میں تحریک انصاف کے کارکنان اور ان کے رہنماؤں پر جھوٹے مقدمات کی بھرمار ہے مگر وہ پھر بھی قانون اور عدلیہ کے احترام میں عدالتوں میں پیش ہو رہے ہیں۔ اسی طرح کل پاکستان تحریک انصاف، خیبر پختونخوا کے سیکرٹری جنرل، علی امین گنڈاپور اپنے کیسز کی پیروی کے لیے عدالت میں پیش ہوئے۔ عدالت نے ان کو ضمانت دی مگر وہاں سے نکلنے کے فوراً بعد بلکہ احاطۂ عدالت کے اندر ہی ان کو گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ نہ کوئی ایف۔آئی۔آر دکھائی جاتی ہے، نہ کوئی بات۔ صرف ایک بات اور ہر سوال کا ایک جواب ان کو ملتا ہے کہ حکم ہے کہ آپ کو ہر صورت گرفتار کرنا ہے۔ وہ یہ بھول گئے

کہ وہ عمران خان کا ایک نڈر کارکن ہے۔ اس کے نہ platelets گرے، نہ وہ بھاگا۔ اس نے اپنی گرفتاری دے دی مگر جناب! یہ سلسلہ کب سے جاری ہے اور کب تک جاری رہے گا۔

ہم نے دیکھا کہ حسان نیازی بھی عدالت سے ضمانت لے کر نکلتا ہے، اس کو گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ اظہر مشوانی گھر جا رہا ہے، اس کو گھر کے باہر سے اٹھا لیا جاتا ہے۔ ایک طویل لسٹ ہے اس فسطائیت کی، اس لاقانونیت کی، اس جبر کی۔ آج اس ملک میں جبر کا راج ہے، فسطائیت کا دور دورہ ہے، ظلم ہے۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ان ہتھکنڈوں سے پاکستان تحریک انصاف کے کارکنوں کے دلوں سے عمران خان کی محبت نکال سکتے ہیں تو وہ غلطی پر ہیں۔ وہ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ وہ تحریک انصاف کے رہنماؤں کو عمران خان سے جدا کر سکتے ہیں تو وہ غلطی پر ہیں۔ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اس قوم کو اپنی خواہشوں کا اسیر بنا سکتے ہیں تو وہ غلطی پر ہیں۔

جناب چیئرمین! اس اندھیر نگری میں چند دن پہلے ایک امید کی کرن نظر آئی۔ ایک صبحِ نو کی نوید نظر آئی جب سپریم کورٹ آف پاکستان نے تاریخ ساز فیصلہ دیا۔ جب سپریم کورٹ آف پاکستان نے اپنے فیصلے میں آئین کی بالادستی کو یقینی بنایا اور عوام کے ووٹ کے حق کو محترم جانا۔ تمام تر حکومتی ہتھکنڈوں کے باوجود، تمام تر دباؤ کے باوجود سپریم کورٹ آف پاکستان کی ثابت قدمی پر پوری قوم ان کو خراج تحسین پیش کرتی ہے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ سپریم کورٹ نے آئین اور عوام کے حق میں فیصلہ دیا ہے اور پاکستان کے عوام اس فیصلے پر عمل درآمد یقینی بنائیں گے۔

دوسری طرف حکومتی بوکھلاہٹ کا یہ عالم ہے کہ ان کا ہر قدم یا تو توہینِ عدالت یا پھر آئین شکنی کے زمرے میں آتا ہے۔ پہلے کابینہ نے اعلان کیا کہ ہم سپریم کورٹ کے کسی فیصلے کو نہیں مانیں گے اور یہ بھول گئے کہ آئین میں آرٹیکل 190 بھی ہے جو ایگزیکٹو کو پابند کرتا ہے کہ وہ سپریم کورٹ کے فیصلوں پر عمل درآمد کو یقینی بنائے۔ پھر اس ادھوری اسمبلی نے اپنی ادھوری خواہشات کی تکمیل کے لیے ایک قرارداد لائی۔ اس قرارداد میں عدلیہ کو ہدف تنقید بنایا گیا اور عدلیہ پر حملہ کیا گیا۔ ببانگِ دہل یہ کہا گیا کہ ہم سپریم کورٹ کے احکامات کو نہیں مانتے لیکن وہ یہ بھول گئے کہ ایک آرٹیکل 168 بھی ہے۔ اس آئین شکنی اور توہینِ عدالت کے consequences ہیں اور ہوں گے۔

جناب چیئرمین: جناب! مہربانی کریں، وقفۂ سوالات ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم: جناب چیئرمین! میں آخر میں صرف یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ جو عدلیہ کے حوالے سے اکثریتی اور اقلیتی کی بات کرتے ہیں، یہ خود اپنی اس قرارداد کو بھی دیکھ لیں۔ جناب! 372 کا ایوان ہے جبکہ 42 اراکین کی قرارداد ہے، اس پر بھی ذرا روشنی ڈال دیں کہ یہ اکثریتی ہے یا اقلیتی قرارداد ہے؟ ججوں کو بار بار یہ دھمکی دی جاتی ہے کہ ہم آپ کے خلاف references بنائیں گے، آج تک یہ نہیں ہوا کہ فیصلوں کو ناپسند کرنے کی بنیاد پر ججوں کے خلاف references بنائے جائیں۔ جناب والا! یہ کہتے ہیں کہ ترازو کے پلڑوں کو برابر ہونا چاہیے، میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ ان کی دلچسپی ترازو کے پلڑوں میں نہیں ہے بلکہ ترازو کو پکڑنے میں ہے تاکہ اپنی مرضی کے فیصلے لیے جائیں۔ یہ level playing field کی بات کرتے ہیں، اگر level playing field دیں گے تو آپ کو بڑی قیمت ادا کرنی پڑے گی، اگر level playing field دینی ہے تو پھر عمران خان کو بھی تین مرتبہ وزیراعظم بنائیں اور یہ حوصلہ بھی رکھیں کہ چار چار گولیاں اپنے جسم پر کھا سکیں۔

جناب چیئرمین! میں آخر میں کہوں گا کہ الیکشن کا فیصلہ آگیا ہے، 90 دنوں کے اندر الیکشن آئینی تقاضا ہے، اس ملک نے آئین کے مطابق چلنا ہے، اس ملک نے ان کی خواہشات کے مطابق نہیں چلنا۔ میں ان سے صرف یہی استدعا کروں گا کہ ہمت کریں، عوام کو face کریں، الیکشن میں آئیں تاکہ ملک اس بحران سے باہر نکلے اور ہم آگے بڑھ سکیں۔ شکریہ۔

Questions and Answers

جناب چیئرمین: جی وقفہ سوالات، سینیٹر مشتاق صاحب! آپ کا سوال۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: وقفہ سوالات ہے، اب آپ سارے Leader of the Opposition تو نہیں ہیں، آپ تشریف رکھیں، اٹرو صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ فیصل صاحب! آپ کوئی tool لے آئیں پھر اس پر بات کریں گے، اس طرح نہیں ہے کہ آپ اٹھ کر بات کرلیں، آپ بحث نہ کریں اور تشریف رکھیں۔ جی مشتاق صاحب۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! میری درخواست ہے کہ question hour کے بعد مجھے ایک، دو منٹ کا وقت دیجیے گا، یہ بہت اہم issue ہے۔

جناب چیئرمین: آپ پہلے اپنا سوال بتائیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: جی سوال نمبر .10

(Def.) *Question No. 10 Senator Mushtaq Ahmed: Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the files of many houses located in the I-10 sector, specially those located in street No. 99, I-10/4, are missing for many years, if so, the details consisting of the house Nos., names of the owners as well as the time since those files are missing;

(b) the number of applications/complaints received for recovery of those missing files indicating also the names of the complainants and dates of the applications; and

(c) the disciplinary action taken against those who are responsible behind the disappearance of those files indicating also the date by which those files be recovered?

Rana Sana Ullah Khan (Minister for Interior): (a) Total No's of plot files in street No. 99 Sector I-10/1 are 48, out of which only one plot file of house No. 622 St No. 99, Sector I-10/4 which was allotted to Mst Shamim Akhter W/o Abdul Aziz being Affecttee of Village Ropper, and further transferred in the name of Mr. Masood ul Rauf S/o Malik Fazal dad Khan and further Transferred in name of Mr. Safdar Zaman Kiani S/o Raja Lehrasab Khan and further transferred in the name of Rashida Begum & 04 others through legal Heirship.

(b) Only one application complaint dated 05-05-2021 received in this Office from Zahid Safdar Kiyani &

Others regarding issuance of No Demand Certificate and case file was found Missing.

(c) The subject File has been Re-Constructed an inquiry against officials/officers concerned has been initiated/forwarded to the Security Directorate accordingly. (copy attached)

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے آپ کی توجہ وزراء کی طرف مبذول کرواؤں گا، آصف کرمانی صاحب مجھے دیکھ کر مسکرا رہے ہیں، وہ بھی شاید اس پر کچھ کہنا چاہتے ہیں، دو وزراء بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی وزراء موجود ہیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: صرف دو وزراء موجود ہیں، پوری line خالی ہے، آپ بار بار توجہ بھی مبذول کروا رہے ہیں، خطوط بھی لکھ رہے ہیں اور ruling بھی دے رہے ہیں لیکن اس کا اثر کچھ نہیں ہو رہا۔

جناب چیئرمین: جس وزیر کے سوالات ہوتے ہیں وہ آ جاتے ہیں، جوابات دے دیتے ہیں۔ آپ سوال کریں، Minister of State for Interior آ گئے ہیں۔

سینیٹر مشتاق احمد: جناب چیئرمین! میں نے سوال پوچھا تھا کہ House No. 622, St. No. 99, Sector I-10/4 کی file کافی عرصے سے لاپتا ہے اور میں نے پوچھا تھا کہ یہ file کب سے لاپتا ہے؟ مجھے یہ نہیں بتایا گیا ہے کہ یہ file کب سے لاپتا ہے؟ ایک تو مجھے بتایا جائے کہ یہ file کب سے لاپتا ہے؟ انہوں نے جواب کے جز (ج) میں بتایا ہے کہ مذکورہ file کو دوبارہ تشکیل دیا گیا ہے اور متعلقہ افسران کے خلاف کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ جناب چیئرمین! یہ سوال July, 2022 میں سینیٹر دوست محمد صاحب کی طرف سے بھی پوچھا گیا تھا اور یہی جواب آیا تھا، اس پر کوئی پیش رفت نہیں ہو رہی۔ لوگوں کے بہت مسائل ہیں، میں corruption کا کہوں گا تو وزیر صاحب ناراض ہو جائیں گے لیکن میں کہوں گا کہ poor management ہے، bad governance ہے، اس کی وجہ سے لوگوں کو تکالیف ہیں۔ آپ اسے کمیٹی میں بھیج دیں تاکہ ہم اس پر وہاں بات کر لیں۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب کو تو سن لینے دیں، پہلے شرط رکھ دیتے ہیں۔ وزیر مملکت برائے داخلہ۔

جناب عبدالرحمٰن خان کانجو (وزیر مملکت برائے داخلہ): شکریہ، جناب چیئرمین! سینیٹر مشتاق صاحب کی طرف سے پہلے بھی یہ سوال آیا تھا، میں نے اس case کو ذاتی طور پر take up کیا تھا۔ حیرانی کی بات یہ تھی کہ ایک چار دیواری میں four directorates ہیں، اگر ان سے ایک file misplace بھی ہوئی ہے جو بہت بڑی negligence ہے اور اس چار دیواری میں بھی وہ file دوبارہ compile نہیں کی جا رہی تھی۔ آپ نے last time حکم فرمایا تھا تو میں نے ذاتی طور پر اس کو follow کیا ہے۔ ان کی file کے ساتھ ایک ایسا letter لگا ہوا ہے جو تھوڑا unreadable ہے، ہم نے ان سے اس کی better copy مانگی ہے۔ میں on the floor of the House یہ commitment کرتا ہوں کہ fifteen day میں ان کی file دوبارہ compile ہو جائے گی۔

جناب والا! اس وقت میں یہ بتانے سے قاصر ہوں کہ یہ file کب سے misplace ہوئی ہے لیکن میں اتنا ضرور بتاتا ہوں کہ جنہوں نے گم کی ہے، ان کے خلاف کارروائی ہو گی اور ہم اس ایوان میں اس کی report بھی پیش کریں گے۔ ان حضرات کا اگر سینیٹر صاحب سے رابطہ ہے تو براہ مہربانی ان کا میرے ساتھ رابطہ کروا دیں تاکہ ان کا کام مزید تیزی سے ہو جائے، but it won't take more than two weeks. Thank you.

جناب چیئرمین: معزز سینیٹر دنیش کمار صاحب! آپ کا ضمنی سوال۔

سینیٹر دنیش کمار: شکریہ، جناب چیئرمین! وزیر صاحب نے جو جواب دیا وہ بہترین ہے، کوئی تو وزیر ہے جو کہتا ہے کہ محکمے کی غفلت ہے، میں اس کے لیے آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے سچائی بیان کی۔ وزیر صاحب! سوال تھا کہ مذکورہ file کو گم کرنے میں ملوث افراد کے خلاف کیا تادیبی کارروائی کی گئی اور آپ نے بتایا ہے کہ ہم نے 2021 inquiry میں تشکیل دی ہے۔ کیا یہ دو سالوں سے ابھی تک inquiry چل رہی ہے اور ابھی تک ان کے خلاف کوئی تادیبی کارروائی نہیں کی گئی، اسے آپ کے محکمے کی کمزوری یا نااہلی سمجھی جائے گی؟

جناب چیئرمین: وزیر مملکت برائے داخلہ۔

جناب عبدالرحمٰن خان کانجو: جناب چیئرمین! گزارش ہے کہ ہماری حکومت آنے کے بعد یہ مسئلہ درپیش تھا کہ ان بے چاروں کو پہلے ان کی file provide کی جائے۔ ان شاءاللہ میں یہاں ہی report کروں گا کہ کن لوگوں کی negligence تھی۔ اس پر inquiry کو بھی speed up کرواتے ہیں لیکن میری پہلی کوشش یہ ہے کہ ہر صورت میں ان کی مشکل آسان کی جائے۔

Sir, I will report back to the House.

جناب چیئرمین: محترم سیف اللہ ابڑو صاحب! آپ کا ضمنی سوال۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب چیئرمین! میرا وزیر صاحب سے سوال ہے کہ جیسے انہوں نے دو ہفتوں کا وقت دیا ہے تو میرے خیال میں concerned officials جنہوں نے یہ negligence کی ان کے خلاف بھی action ہونا چاہیے تاکہ لوگوں کو پتا چل سکے کہ اگر future میں ایسی کوئی negligence ہو گی تو action بھی ہو گا۔

جناب چیئرمین: وزیر صاحب! ابڑو صاحب کی اچھی suggestion ہے، آپ نے note کر لیا ہے۔

جناب عبدالرحمٰن خان کانجو: جی جناب۔

Mr. Chairman: Next question No. 53 of Senator Fawzia Arshad.

(Def.) *Question No. 53 Senator Fawzia Arshad: Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) whether it is fact that the employees of the Social Security Institution Islamabad have been on contract since its establishment in 2013, if so, reasons thereof;

(b) whether it is also a fact that these employees are not being paid perks like other Federal Government employees, if so, reasons thereof; and

(c) the time by which the said employees will be regularized?

Rana Sana Ullah Khan: (a) It is fact that the employees of the Social Security Institution, Islamabad have been on the contract since its establishment in 2013. The reasons thereof are as under;

(i) At the time of its establishment, the mother organization (PESSI) did not allocated due share in assets/manpower. To start with its function, the manpower was engaged on short term basis to meet with the emergency that is treatment of secured workers.

(ii) The service regulations were finalized with the approval of the competent forum i.e. Governing Body. Some of the staff members filed writ petition against the service regulations in Islamabad High Court which is still pending in the honorable court. Therefore the recruitment process could not be finalized/ completed.

(b) Such employees have been paid all perks as per their entitlement.

(c) The service regulations were revised on the request of staff members which are at the final stage of approval by the competent forum. As soon as service regulations are approved, the recruitment process will be started.

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر فوزیہ ارشد: جناب چیئرمین! میں نے سوال پوچھا تھا کہ یہ لوگ contract پر ہیں، جواب میں بتایا گیا ہے کہ 'to start with its function, the manpower was engaged on short term basis to meet

with the emergency that is treatment of secured workers'. ان لوگوں نے short term basis پر contractual رکھا ہے۔ یہ لوگ عدالت میں بھی چلے گئے ہیں جس کی وجہ سے decision pending ہے۔ یہ لوگ کس وجہ سے عدالت میں گئے؟ آیا جن لوگوں کو contract پر رکھا تھا اور انہیں regularized employees کی طرح perks and privileges مل رہے تھے یا نہیں؟ وہ لوگ جو regularized نہیں ہوئے ان کی تفصیل کیا ہے اور جو employees regularized ہیں ان کی تفصیل مجھے چاہیے

and what are the deficiencies which led to these people to go to the court?

جناب چیئرمین: معزز وزیر مملکت برائے داخلہ۔

جناب عبدالرحمٰن خان کانجو: جناب چیئرمین! گزارش ہے کہ یہ Social Security Institution, Islamabad کے ملازمین contract پر ہیں، 2013 میں یہ صوبوں کو واپس چلا گیا، اس لیے یہاں ہم نے ایک نئی authority بنائی۔ ان کے cases ہیں لیکن میں ان کے سوال کا جو مطلب سمجھا تھا جس پر میں اتنا ضرور کہنا چاہوں گا کہ ہم نے 3rd May کو Governing Body کی meeting بلائی، جس میں ان کی regularization ہم نے agenda میں شامل کروائی ہے، یہ ان لوگوں کا دیرینہ مطالبہ ہے اور سینیٹر صاحبہ کے سوال کی وجہ سے یہ معاملہ take up ہوا۔ میں ان شاءاللہ انہیں یہ ensure کرواتا ہوں کہ یہ ہو گا۔ اس کے علاوہ ان کے مختلف cases ہیں، میں اگر اس تفصیل میں جاؤں گا تو بہت لمبی بات ہو جائے گی۔ سینیٹر صاحبہ اگر حکم فرمائیں گی کہ وہ کن وجوہات پر عدالتوں میں گئے، اس کی detail میں انہیں provide کر دوں گا۔ جناب والا! میں دوبارہ کہتا ہوں کہ مئی میں Governing Body کی ہونے والی meeting میں ان کی regularization agenda پر ہے اور ان شاءاللہ میری پوری کوشش ہے کہ وزارت اسے approve کرے۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے اور Madam list کو دے دیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: وہ آپ کو بتا دیں گے اور ویسے بھی انہوں نے May میں ہونے والی Governing Body کی meeting میں approval کے لیے اسے رکھ دیا ہے۔ معزز سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: شکریہ، جناب چیئرمین! بڑی خوشی کی بات ہے، میرے خیال میں یہ پہلے وزیر ہیں جو اتنی خوش اسلوبی سے سوالات کے جوابات دے رہے ہیں۔ جیسے وزیر صاحب نے کہا کہ سینیٹر فوزیہ صاحبہ کے take up کرنے بعد یہ معاملہ ہوا ہے۔ میرا سوال ہے کہ departments ایسے issues کو پہلے ہی کیوں نہیں take up کرتے، بجائے اس کے کہ کسی forum پر complain آجائے یا question raise ہو۔

دوسری بات یہ ہے کہ جو employees contract پر ہیں، یہ کتنے لوگ تھے؟ اس میں کوٹا کیا تھا کیونکہ لازمی طور پر جب اسلام آباد میں کوئی appointment ہوتی ہے تو کوٹا کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ اس میں سندھ اور دیگر provinces کی سیٹیں کتنی تھیں تاکہ یہ دیکھا جائے کہ contract پر جو appointments ہوئی ہیں، وہ as per law ہوئی ہے یا نہیں۔

جناب چیئرمین: جی وزیر مملکت برائے داخلہ۔

جناب عبدالرحمٰن خان کانجو: جناب! براہ مہربانی سینیٹر صاحب اس کے لئے ایک fresh question دے دیں۔ میں اس کی ساری details provide کردوں گا۔ سینیٹر صاحب نے یہ بھی کہا کہ ہم کیوں اتنے اہم مسائل take up نہیں کرتے تو میں یہ کہنا چاہوں گا کہ آپ ہماری وزارت کو اتنا مصروف رکھتے ہیں کہ ہمیں عوام کے genuine مسائل حل کرنے میں بھی بڑی مشکلات درپیش ہیں۔

جناب چیئرمین: سینیٹر سیف اللہ ابڑو آپ ایک fresh question دے دیں۔ جی سینیٹر دنیش کمار۔ آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سینیٹر دنیش کمار: سوال کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ at the time of establishment, the mother organization (PESSI) did not allocate due share in assets/manpower. آپ مجھے یہ بتائیں کہ PESSI کون سا ادارہ ہے، یہ کب ختم ہوئی اور صوبوں کو کب devolve ہوئی۔ دوسری بات یہ کہ آپ نے

سوال کے جواب میں لکھا ہے کہ the service regulations were revised on the request of staff members which are at the final stage of approval by the competent forum. یہ کب revise ہوئے اور final stage تک پہنچنے کے لئے کتنا وقت اور لگے گا؟

جناب چیئرمین: جی وزیر مملکت برائے داخلہ۔

جناب عبدالرحمٰن خان کانجو: جناب! براہ مہربانی سینیٹر صاحب اس کے لئے ایک fresh question دے دیں۔ میں اس کی ساری details provide کردوں گا۔ سینیٹر دنیش کمار ایک زبردست سینیٹر ہیں۔ انہیں social security apprehensions کو سمجھنا چاہیے۔ مزید details کے لئے وہ fresh question دے دیں۔

جناب چیئرمین: جی ٹھیک ہے۔ جی سینیٹر دلاور خان، آپ کا سوال نمبر 2.

*Question No. 2 Senator Dilawar Khan: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state:

(a) the qualification, experience and age limit for the appointment of the Chief Information Commissioner and Commissioners of the Pakistan Information Commission (PIC);
(b) the perks, privileges and other benefits being drawn by the Chief Information Commissioner and Commissioners of the Commission;
(c) the budget allocated and utilized by the Commission during the last three years with year wise break up;
(d) the total number of cases pending in the Commission, disposal rate, causes for delay and steps being taken for expeditious disposal of the cases; and
(e) whether it is fact that majority of the appeals pending in the Commission are lodged by

habitual litigants, if so, the details and the steps being taken to discourage this trend?

Ms. Marriyum Aurangzeb: (a) The appointment of the Chief Information Commissioner and Commissioners of the Pakistan Information Commission (PIC) are made in line with Section 18(3), (4) & (5) of the Right of Access to Information Act, 2017 which states:

(3) The Information Commission shall comprise of three Commissioners to be appointed by the Prime Minister, with following composition: namely:

(a) One member shall be qualified to be a judge of the High Court;

(b) One member who has been in service of Pakistan in BS-22 or equivalent;

(c) One member shall be from civil society having a degree based on sixteen years of education from recognized institution and experience of not less than fifteen years in the field of social sciences; and

(d) The information commissioners shall be of less than 65 years of age at the time of appointment".

(4) The Information Commission shall be headed by the Chief Information Commissioner, who shall be appointed by the Prime Minister from amongst the Commissioners.

(5) The Chief Information Commissioner and the Commissioners shall hold office for a term of four years from the date on which they assume charge of their office and shall not be eligible for re-appointment. (Annex-I).

(b) The perks, privileges and other benefits being drawn by the Chief Information Commissioner and Commissioners are equal to Management Position Scale: (Annex-I)

i. Chief Information Commissioner = MP-I

ii. Commissioners= MP-II

(c) The budget allocated and utilized by the Commission during the last three years with years wise break up;

RELEASED		
FY 2019-20	FY 2020-21	FY 2021-22
70,000,000 Year wise break-up is attached **(Annex-A)**	65,640,000 Year wise break-up is attached **(Annex-B)**	50,064,000 Year wise break-up is attached **(Annex-C)**
EXPENDITURES		
14,061,266	45,497,211	44,106,554

(d) The total number of cases pending in the Commission, disposal rate, cause for delay and steps being taken for expeditious disposal of cases;

Total No. of Cases/ Appeals	**Closed/ disposal Appeals**	**Cause of delay**	**Steps being taken for expeditious disposal of the cases**
2900	1300	The Commission was dysfunctional from 07-11-2022 to 22-01-2023	The Chief Information Commissioner and Information Commissioner were appointed by Federal Government on 23-01-2023. The Commission is conducting regular hearings and emphasizing on quick disposal of appeals by ensuring the attendance of respondents using the attendance of respondents using its powers as mentioned in the act.

(e) The appeals which are not based on information or do not fulfill the requirements as per Right of Access to Information Rules 2020 are declared inadmissible.

(i) the prevention or detection of crime;

(ii) the apprehension or prosecution of offenders;

(iii) the administration of justice;

(iv) the operation of the immigration controls excluding exit control list (ECL);

(v) the maintenance of security and good order in prisons or in other institutions where persons are lawfully detained; and

(vi) any civil proceedings which are brought by or on behalf of a public body or arise out of an investigation conducted; and

(k) the exemptions set out in section 16 shall cease to apply after every twenty years and that record of public bodies shall be made public.

17. **Appeal.**—(1) An applicant who is not satisfied by decision of the designated official or where no decision has been communicated to him within the time fixed for such decision, he may, within a period not exceeding thirty days after either receiving a decision or after the time-limit for such a decision has passed, prefer an appeal to the Information Commission.

(2) An appeal under sub-section (1) shall be free of charge.

(3) The Information Commission established under section 18 shall decide an appeal under sub-section (1) within a period of sixty days.

(4) The public body shall, in an appeal under sub-section (1), bear the burden of proof of showing that it acted in accordance with the provisions of this Act.

18. **Information Commission.**—(1) Within six months of the commencement of this Act, the Prime Minister shall establish Pakistan Commission on Access to Information to be known as the Information Commission.

(2) The Information Commission shall enjoy operational and administrative autonomy, except as specifically provided for by this Act.

(3) The Information Commission shall comprise three Commissioners to be appointed by the Prime Minister, with the following composition; namely :-

(a) one member shall be from amongst the persons qualified to be a Judge of a High Court;

(b) one member who has been in the service of Pakistan in BS-22 or equivalent; and

(c) one member shall be from civil society having a degree based on sixteen years of education from a recognized institution and experience of not less than fifteen years in the field of social sciences;

(4) No person shall be considered for appointment as Commissioner under sub-section (3) unless he is less than sixty-five years of age at the time of such appointment.

(5) The Information Commission shall be headed by the Chief Information Commissioner, who shall be appointed by the Prime Minister from amongst the Commissioners.

(6) The Chief Information Commissioner and the Commissioners shall hold office for a term of four years from the date on which they assume charge of their office and shall not be eligible for such reappointment.

(7) The Chief Information Commissioner and the Commissioners shall not hold any other public office or be connected with any political party at the time of or during their appointment in the Information Commission and, once appointed, they shall work on full time basis and may not run any business or pursue any profession during their tenure as the Chief Information Commissioner and Commissioners.

(8) The Chief Information Commissioner and Commissioners shall be removed if there are serious complaints of mental and physical incapacity and misconduct against them, which are materially inconsistent with the status of being Chief Information Commissioner or, as the case may be, a Commissioner. The complaint shall be lodged before a five-member Parliamentary Committee comprising two Senators nominated by the Chairman Senate and three Members of National Assembly nominated by the Speaker National Assembly. The Speaker National Assembly shall nominate one of the five members as the Chairperson of the said Parliamentary Committee:

Provided that where the National Assembly stands dissolved the Parliamentary Committee shall comprise five Senators and the Chairman Senate shall nominate one of the five Senators as Chairperson of the Parliamentary Committee.

(9) The Parliamentary Committee shall consider the complaint record reasons and present its recommendations to the Prime Minister who shall implement the recommendations within thirty days from the date of receipt of such recommendations.

19. **Functions of the Information Commission.**—(1) The Information Commission shall have the primary responsibility to receive and decide on appeals under section 17.

Annex-A

Budget Detail 2019-20

Detail Object Desc	Final Budget	Expenditure
A01101-BASIC PAY	7,000,000	6,190,800
A01102-PERSONAL PAY	0	0
A01103-SPECIAL PAY	0	0
A01105-QUALIFICATION PAY	0	0
A01151-BASIC PAY	0	0
A01152-PERSONAL PAY	0	0
A01153-SPECIAL PAY	0	0
A01201-SENIOR POST ALLOWANCE	50,000	0
A01202-HOUSE RENT ALLOWANCE	1,200,000	1,631,000
A01203-CONVEYANCE ALLOWANCE	200,000	0
A01208-DRESS ALLOWANCE	10,000	0
A0120D-INTEGRATED ALLOWANCE	50,000	0
A0120N-SPECIAL ALLOW @20% BASIC PAY SECRET	0	0
A01216-QUALIFICATION ALLOWANCE	0	0
A01217-MEDICAL ALLOWANCE	0	0
A0121J-TRANSPORT MONETIZATION	1,200,000	1,755,390
A01224-ENTERTAINMENT ALLOWANCE	50,000	0
A01228-ORDERLY ALLOWANCE	0	0
A0122M-ADHOC RELIEF ALLOWANCE 2016	0	0
A0122Y-AD-HOC RELIEF ALLOWANCE 2017	0	0
A01236-DEPUTATION ALLOWANCE	0	0
A0123G-ADHOC RELIEF ALLOWANCE - 2018	0	0
A01241-UTILITY ALLOWANCE FOR ELECTRICITY	0	253,050
A01249-UTILITY ALLOWANCE TO MINISTERS /MINIS	500,000	0
A01271-OVERTIME ALLOWANCE	0	0
A01272-NIGHT DUTY ALLOWANCE	50,000	0
A01273-HONORARIA	2,000,000	0
A01274-MEDICAL CHARGES	0	0
A01277-CONTINGENT PAID STAFF	0	0
A01278-LEAVE SALARY	2,000	0
A03201-POSTAGE AND TELEGRAPH	0	0
A03202-TELEPHONE AND TRUNK CALL	0	0
A03204-ELECTRONIC COMMUNICATION	40,000	35,700
A03205-COURIER AND PILOT SERVICE	50,000	0
A03301-GAS	0	0
A03302-WATER	0	0
A03303-ELECTRICITY	0	0
A03402-RENT FOR OFFICE BUILDING	0	0
A03403-RENT FOR RESIDENTIAL BUILDING	0	0
A03603-REGISTRATION	1,000	0
A03670-OTHERS	6,000	0
A03805-TRAVELLING ALLOWANCE	900,000	691,710
A03806-TRANSPORTATION OF GOODS	100,000	95,000
A03807-P.O.L CHARGES AEROPLANES,HELI,STAFF	200,000	200,000
A03808-CONVEYANCE CHARGES	500,000	279,900
A03809-CNG CHARGES (GOVERNMENT)	1,000	0
A03825-TRAVELLING ALLOWANCE	1,000	0
A03901-STATIONERY	1,000,000	834,118
A03902-PRINTING AND PUBLICATION	400,000	359,255
A03903-CONFERENCES / SEMINARS / WORKSHOPS	0	0
A03904-HIRE OF VEHICLES	0	0
A03905-NEWSPAPERS, PERIODICALS AND BOOKS	500,000	150,383
A03906-UNIFORMS AND PROTECTIVE CLOTHING	20,000	0
A03907-ADVERTISING & PUBLICITY	0	0

A03915-PAYMENTS TO GOVT. DEPARTMENT FOR SI	1,000	0
A03919-PAYMENTS TO OTHER FOR SERVICES RENI	440,000	367,500
A03936-FOREIGN/INLAND TRAINING COURSE FEE	1,000	0
A03955-OTHER STORE - TEAR GAS/ COMPUTER ST/	1,000,000	123,290
A03970-OTHERS	20,000	16,000
A04106-REIMBURSEMENT OF MEDICAL CHARGES T	1,000	0
A04114-SUPERANNUATION ENCASHMENT ON L.P.R	1,000	0
A05216-FIN. ASSISTAN TO GOVT EMPL/FAMILIES LU	1,000	0
A05219-FIN ASIST TO GOVT EMPLY-EXPIRD SRVC-E	1,000	0
A05224-ASSIST PACKAGE FOR FAMILIES OF GOVT I	1,000	0
A05225-ASST PKG FAMILIES OF GOVT EMPLOYEES-	1,000	0
A06301-ENTERTAINMENTS & GIFTS	1,000	0
A09201-HARDWARE	700,000	655,000
A09202-SOFTWARE	0	0
A09203-I.T. EQUIPMENT	50,000	43,500
A09501-PURCHASE OF TRANSPORT	130,000	124,500
A09601-PURCHASE OF PLANT AND MACHINERY	260,000	255,170
A09701-PURCHASE OF FURNITURE AND FIXTURE	0	0
A13001-TRANSPORT.	0	0
A13101-MACHINERY AND EQUIPMENT	0	0
A13201-FURNITURE AND FIXTURES	0	0
A13301-OFFICE BUILDINGS	0	0
A13701-HARDWARE	0	0
A13702-SOFTWARE	0	0
A13703-I.T. EQUIPMENT	0	0
Total	18,640,000	14,061,266

Annex-B

Budget 2020-21

Detail Object Desc	Original Budget	Expenditure
A01101-BASIC PAY	13,000,000	12,691,233
A01102-PERSONAL PAY	100,000	2,008,743
A01103-SPECIAL PAY	100,000	22,967
A01105-QUALIFICATION PAY	100,000	0
A01151-BASIC PAY	8,500,000	0
A01152-PERSONAL PAY	100,000	0
A01153-SPECIAL PAY	100,000	0
A01201-SENIOR POST ALLOWANCE	50,000	0
A01202-HOUSE RENT ALLOWANCE	1,200,000	2,848,290
A01203-CONVEYANCE ALLOWANCE	1,200,000	30,000
A01208-DRESS ALLOWANCE	10,000	0
A0120D-INTEGRATED ALLOWANCE	50,000	0
A0120N-SPECIAL ALLOW @20% BASIC PAY SECRET	500,000	115,680
A01216-QUALIFICATION ALLOWANCE	100,000	0
A01217-MEDICAL ALLOWANCE	1,200,000	112,618
A0121J-TRANSPORT MONETIZATION	1,500,000	3,514,933
A01224-ENTERTAINMENT ALLOWANCE	50,000	4,600
A01228-ORDERLY ALLOWANCE	200,000	107,333
A0122L-MOBILE PHONE ALLOWANCE	0	10,676
A0122M-ADHOC RELIEF ALLOWANCE 2016	500,000	113,478
A0122P-SPECIAL HEALTHCARE ALLOWANCE	500,000	0
A0122W-RESEDENTIAL TELEPHONE CHARGE ALLO\	0	35,536
A0122Y-AD-HOC RELIEF ALLOWANCE 2017	500,000	344,203
A01236-DEPUTATION ALLOWANCE	100,000	92,000
A0123G-ADHOC RELIEF ALLOWANCE - 2018	500,000	344,203
A0123P-AD-HOC RELIEF ALLOWANCE-2019	0	172,101
A01241-UTILITY ALLOWANCE FOR ELECTRICITY	0	433,800
A01249-UTILITY ALLOWANCE TO MINISTERS /MINIS1	1,200,000	0
A0124C-DISPARITY REDUCTION ALLOWANCE	0	69,920
A01271-OVERTIME ALLOWANCE	300,000	0
A01272-NIGHT DUTY ALLOWANCE	50,000	0
A01273-HONORARIA	2,000,000	0
A01274-MEDICAL CHARGES	500,000	126,870
A01277-CONTINGENT PAID STAFF	500,000	0
A03201-POSTAGE AND TELEGRAPH	47,000	30,363
A03202-TELEPHONE AND TRUNK CALL	467,000	37,717
A03204-ELECTRONIC COMMUNICATION	467,000	127,109
A03205-COURIER AND PILOT SERVICE	47,000	0
A03301-GAS	280,000	59,700
A03302-WATER	65,000	0
A03303-ELECTRICITY	935,000	370,084
A03402-RENT FOR OFFICE BUILDING	6,732,000	6,448,680
A03403-RENT FOR RESIDENTIAL BUILDING	1,402,000	606,612
A03805-TRAVELLING ALLOWANCE	1,870,000	208,780
A03806-TRANSPORTATION OF GOODS	93,000	0
A03807-P.O.L CHARGES AEROPLANES,HELI,STAFF (	748,000	107,529
A03808-CONVEYANCE CHARGES	467,000	200,475
A03901-STATIONERY	935,000	926,020
A03902-PRINTING AND PUBLICATION	187,000	103,054

A03903-CONFERENCES / SEMINARS / WORKSHOPS	467,000	0
A03904-HIRE OF VEHICLES	93,000	0
A03905-NEWSPAPERS, PERIODICALS AND BOOKS	467,000	207,585
A03906-UNIFORMS AND PROTECTIVE CLOTHING	19,000	18,954
A03907-ADVERTISING & PUBLICITY	280,000	205,718
A03919-PAYMENTS TO OTHER FOR SERVICES REN[	5,666,000	2,232,333
A03955-OTHER STORE - TEAR GAS/ COMPUTER ST/	935,000	925,043
A03970-OTHERS	467,000	3,409,308
A09501-PURCHASE OF TRANSPORT	1,870,000	0
A09601-PURCHASE OF PLANT AND MACHINERY	1,870,000	1,660,519
A09701-PURCHASE OF FURNITURE AND FIXTURE	2,337,000	2,271,065
A13001-TRANSPORT	467,000	30,450
A13101-MACHINERY AND EQUIPMENT	467,000	344,618
A13201-FURNITURE AND FIXTURES	467,000	335,411
A13301-OFFICE BUILDINGS	93,000	990,709
A13701-HARDWARE	93,000	278,731
A13702-SOFTWARE	93,000	0
A13703-I.T. EQUIPMENT	37,000	161,460
Total	65,640,000	45,497,211

Annex-C

Budget Detail 2021-22

Detail Object Desc	Original Budget	Expenditure
A01224-ENTERTAINMENT ALLOWANCE	0	7,200
A01239-SPECIAL ALLOWANCE	0	4,520
A0123P-AD-HOC RELIEF ALLOWANCE-2019	0	359,733
A01241-UTILITY ALLOWANCE FOR ELECTRICITY	0	433,800
A0124C-DISPARITY REDUCTION ALLOWANCE	0	1,546,269
A0124F-ADHOC RELIEF ALLOWANCE-2021	0	1,836,958
A0124N-DISPARITY REDUCTION ALLOWANCE 2022-	0	82,844
A01277-CONTINGENT PAID STAFF	300,000	0
A03205-COURIER AND PILOT SERVICE	100,000	0
A03302-WATER	10,000	0
A03806-TRANSPORTATION OF GOODS	100,000	0
A03808-CONVEYANCE CHARGES	400,000	0
A03903-CONFERENCES / SEMINARS / WORKSHOPS	250,000	0
A03904-HIRE OF VEHICLES	100,000	0
A13301-OFFICE BUILDINGS	400,000	0
A13703-I.T. EQUIPMENT	200,000	0
A13702-SOFTWARE	40,000	0
A01208-DRESS ALLOWANCE	10,000	0
A0122L-MOBILE PHONE ALLOWANCE	20,000	15,500
A01272-NIGHT DUTY ALLOWANCE	20,000	0
A01103-SPECIAL PAY	50,000	0
A01105-QUALIFICATION PAY	50,000	0
A01201-SENIOR POST ALLOWANCE	50,000	0
A0120D-INTEGRATED ALLOWANCE	50,000	0
A13201-FURNITURE AND FIXTURES	200,000	28,072
A0122W-RESEDENTIAL TELEPHONE CHARGE ALLO'	60,000	52,752
A13001-TRANSPORT	100,000	26,722
A03905-NEWSPAPERS, PERIODICALS AND BOOKS	100,000	45,575
A09501-PURCHASE OF TRANSPORT	2,200,000	0
A03906-UNIFORMS AND PROTECTIVE CLOTHING	50,000	89,856
A01152-PERSONAL PAY	100,000	0
A01153-SPECIAL PAY	100,000	0
A01216-QUALIFICATION ALLOWANCE	100,000	0
A03202-TELEPHONE AND TRUNK CALL	150,000	41,691
A03301-GAS	100,000	55,587
A09701-PURCHASE OF FURNITURE AND FIXTURE	600,000	99,310
A03204-ELECTRONIC COMMUNICATION	150,000	79,787
A03807-P.O.L CHARGES AEROPLANES,HELI,STAFF	200,000	114,098
A13101-MACHINERY AND EQUIPMENT	200,000	143,081
A03907-ADVERTISING & PUBLICITY	200,000	159,988
A01228-ORDERLY ALLOWANCE	200,000	210,000
A01271-OVERTIME ALLOWANCE	200,000	9,600
A01274-MEDICAL CHARGES	500,000	0
A03902-PRINTING AND PUBLICATION	200,000	198,000
A03201-POSTAGE AND TELEGRAPH	50,000	213,268
A13701-HARDWARE	300,000	174,476
A0122P-SPECIAL HEALTHCARE ALLOWANCE	350,000	0
A0122M-ADHOC RELIEF ALLOWANCE 2016	400,000	268,477
A03955-OTHER STORE - TEAR GAS/ COMPUTER ST/	400,000	305,211
A03970-OTHERS	962,000	452,800
A01203-CONVEYANCE ALLOWANCE	500,000	210,630
A0120C-CLIB ALLOWANCE	500,000	0
A0120N-SPECIAL ALLOW @20% BASIC PAY SECRET	500,000	203,860
A01217-MEDICAL ALLOWANCE	500,000	285,217

A01236-DEPUTATION ALLOWANCE	500,000	197,370
A09601-PURCHASE OF PLANT AND MACHINERY	500,000	214,110
A0123G-ADHOC RELIEF ALLOWANCE - 2018	600,000	635,512
A03303-ELECTRICITY	600,000	455,274
A0122Y-AD-HOC RELIEF ALLOWANCE 2017	650,000	635,512
A03901-STATIONERY	1,000,000	650,622
A01273-HONORARIA	1,100,000	725,087
A03805-TRAVELLING ALLOWANCE	1,300,000	1,189,260
A01151-BASIC PAY	2,500,000	844,445
A03402-RENT FOR OFFICE BUILDING	2,000,000	1,535,400
A03919-PAYMENTS TO OTHER FOR SERVICES RENI	1,000,000	2,114,500
A03403-RENT FOR RESIDENTIAL BUILDING	1,300,000	2,527,212
A01202-HOUSE RENT ALLOWANCE	2,700,000	3,015,786
A0121J-TRANSPORT MONETIZATION	3,500,000	3,800,760
A01102-PERSONAL PAY	4,068,000	3,166,805
A01101-BASIC PAY	15,000,000	14,644,017
Total	50,640,000	44,106,554

Mr. Chairman: Any supplementary?

سینیٹر دلاور خان: جناب! اس پر ایک بہت اہم قانون بنا ہے لیکن حکومت اس پر عملدرآمد نہیں کرتی ہے۔ اگر آپ براہ مہربانی اسے کمیٹی کو بھیج دیں تو وہاں اسے دیکھ لیں گے۔

جناب چیئرمین: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سینیٹر دلاور خان: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر یہ قانون بنا ہے تو حکومت اس پر عمل درآمد کیوں نہیں کرتی ہے؟

جناب چیئرمین: جی وزیر مملکت برائے قانون وانصاف۔

سینیٹر شہادت اعوان (وزیر مملکت برائے قانون و انصاف): شکریہ، جناب چیئرمین! دلاور صاحب! یہ آپ کے علم میں ہو کہ یہ قانون 2017 میں بنا تھا۔ آج تک اسے 6 سال ہو چکے ہیں۔ آپ کہتے ہیں کہ اس پر عملدرآمد نہیں ہوتا ہے؟ اس کے ذریعے مختلف departments کے متعلق information لے جاتی ہے۔ اگر آپ نے یہ قانون پڑھا ہو تو اس میں باقاعدہ یہ provision دی گئی ہے کہ appeal کیسے file ہوگی۔ یہ Section 17 میں دیا گیا ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ appeal کی disposal کس طرح ہوگی۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہوں گا کہ اس ایکٹ کے تحت Information Commission میں محکموں کے متعلق جتنا بھی record طلب کیا گیا ہے اور جو فیصلے کئے گئے ہیں، وہ سب ہم نے اس سوال کے جواب میں دے دیا ہے۔ اگر آپ اس کے متعلق مزید discussion کرنا چاہتے ہیں تو اسے کمیٹی میں بھیج دیں۔

ہمارے پاس تین سالوں میں 2900 اپیلیں آئی ہیں جن میں سے 1300 dispose of ہو چکی ہیں۔ باقی ہمارے پاس 1600 اپیلیں pending ہیں۔ آج تک Access to Information Act کے lacunas کے حوالے سے کسی Private Member یا حکومتی ممبر نے ہمارے سامنے کوئی amendment in rules نہیں رکھا ہے۔ اگر آپ کا کوئی grievance ہے تو اس کے متعلق سوال کریں۔

جناب چیئرمین: جی سینیٹر دلاور خان۔ آپ نے بات کرنا ہے یا میں دوسرا ضمنی سوال لے لوں۔

سینیٹر دلاور خان: میں یہ کہنا چاہوں گا کہ انہوں نے جو information دی ہے، جو انہوں نے appeals dispose of کرنے کا کہا ہے، کم از کم ہمیں وہ supporting documents تو provide کئے جائیں۔ میرے خیال میں ایک appeal بھی dispose of نہیں ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: جی وزیر مملکت برائے قانون و انصاف۔

سینیٹر شہادت اعوان: اگر ایک honourable Senator, on the floor of the House یہ کہتے اور سمجھتے ہیں کہ ہم نے اپنی statement صحیح نہیں دی ہے اور وہ further details کے لئے اسے کمیٹی میں بھجوانا چاہتے ہیں تو ہم کمیٹی میں وہ provide کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: چلیں ٹھیک ہے۔ اسے کمیٹی کو بھیج دیتے ہیں۔ سینیٹر مشتاق احمد آپ بھی کمیٹی میں چلے جائیں۔ جی اگلا سوال نمبر 5۔ سینیٹر پروفیسر ساجد میر صاحب۔

*Question No. 5 Senator Sajid Mir: Will the Minister for Interior be pleased to state the measures / steps taken by the ICT police to minimize the increasing incidents of theft, mobile snatching and street crimes?

Rana Sana Ullah Khan: It is submitted that the ICT Police has taken the following steps to control crime, theft, mobile snatching and street crimes as well as protection of general public:

1. Identification of Crime pockets.
2. Crime cluster Analysis.
3. Data Base (survey of Kachi Abadies)
4. Intelligence Based Policing.
5. Combing/Search Operations.
6. Random checking of Guest Houses/Hotel/ Motel.
7. Survey of Rented Accommodation, illegal settlements. Surveillance of suspected Elements.
8. Data proofing of released prisoners
9. Monitoring through Safe City cameras.
10. Establishment of Eagle Squad consisting of 260 motorcycles including 1114 Police officers/ officials has been established within Islamabad on the pattern of Dolphin Force in Punjab to control street crimes. It is also added that the ratio of street crimes has been considerably decreased after the establishment of Eagle Squad. It is further mentioned that the robbery, dacoity, gangs have been busted.
11. Patrolling has been enhanced in the crime areas.

جناب چیئرمین: وہ تشریف نہیں لائے ہیں۔ اگلا سوال نمبر6۔ سینیٹر ثمینہ ممتاز زہری صاحبہ۔

*Question No. 6 Senator Samina Mumtaz Zehri: Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state whether it is a fact that PEMRA had directed the Media through its notification not to report the F-9 Rape Case of an innocent girl on gun point, if so, reasons thereof?

Ms. Marriyum Aurangzeb: PEMRA is mandated to enlarge the choices available to the people of Pakistan through proliferation of electronic media, in news, current affairs, religious knowledge, art and culture as well as science and technology.

Clause-8(5) (6) of Electronic Media (Programme and Advertisement) Code of Conduct, 2015, explicitly states that while covering accident, violence and crime including unfortunate incidents of rape, PEMRA licensees shall be extremely cautious and ensure that identity of the victim shall not be revealed without the permission of the victim or victim's guardian, where victim is a minor.

The same is reproduced as under:

"8. Coverage of incidents of accidents, violence and crime:—

(5) Extreme caution shall be exercised in handling themes, plots or scenes that depicts sex offence and violence, including rape and other sexual assaults.

(6) Identity of any victim of rape, sexual abuse, terrorism or kidnapping or such victim's family shall not be revealed without prior permission of the victim or victim's guardian where victim is a minor."

PEMRA prohibited broadcast/rebroadcast of the horrific incident of Rape in F-9 Park, Islamabad, vide Prohibition Order dated 05-02-2023, under Section 27(a) of PEMRA Ordinance, 2002 as amended by PEMRA (Amendment) Act, 2007 on the request of the victim herself i.e. Ms. Maryam Saleem (copy of the request letter is attached at Annex-I). The above referred provision of PEMRA Law, is reproduced below for a ready reference:

"27. Prohibition of broadcast media or distribution service operation:—The Authority shall by order in writing, giving reasons therefore, prohibit any broadcast media or distribution service operator from—

(a) broadcasting or re-broadcasting or distributing any programme or advertisement if it is of the opinion that such particular programme or advertisement is against the ideology of Pakistan or is likely to create hatred among the people or is prejudicial to the maintenance of law and order or is likely to disturb public peace and tranquility or endangers national security or is pornographic, obscene or vulgar or is offensive to the commonly accepted standards of decency.

Annex-I

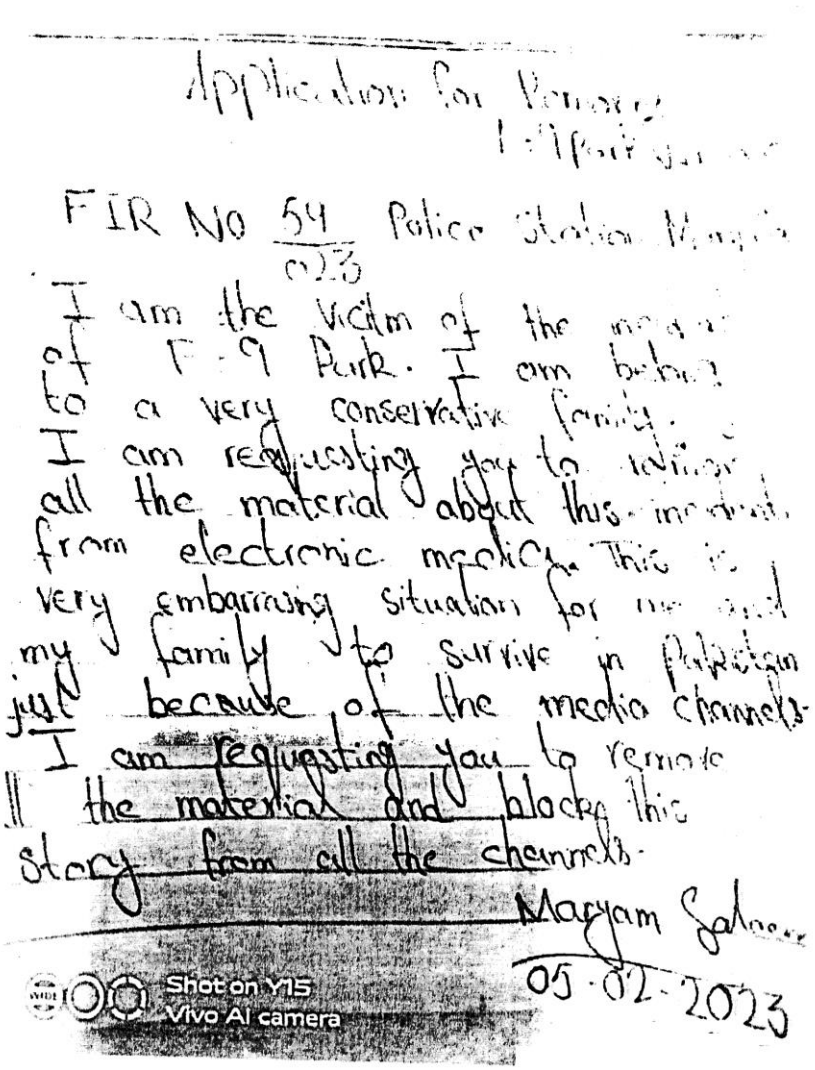

Application for Removing
F-9 Park [illegible]

FIR No 54/023 Police Station [illegible]

I am the victim of the [illegible] of F-9 Park. I am belong to a very conservative family. I am requesting you to remove all the material about this incident from electronic media. This is very embarrasing situation for me and my family to survive in Pakistan just because of the media channels. I am requesting you to remove all the material and block this story from all the channels.

Maryam Salaam
05-02-2023

Shot on Y15
Vivo AI camera

جناب چیئرمین: وہ تشریف نہیں لائی ہیں۔ The Question Hour is over.

سینیٹر فیصل جاوید وہ سوال کمیٹی کو refer ہو چکا ہے۔ آپ خود اس کمیٹی کے چیئرمین ہیں۔ وہاں اسے دیکھ لیجئے گا۔ سینیٹر حاجی ہدایت اللہ خان آپ کے کون سے سوال کا جواب نہیں آیا ہے۔ ہمیں دے دیں۔ اسے ابھی دیکھ لیتے ہیں۔

"UN-STARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES"

[Questions Nos. 1, 6 and 7 were deferred on 7th February, 2023 (324th Session)]

(Def.) Question No. 1 Senator Hidayatullah Khan: Will the Minister for Defence be pleased to state the details of the allotments of plots in different DHA schemes to civilian employees of grade 19 and above of the Ministry since 2010?

Reply not received.

(Def.) Question No. 6 Senator Hidayatullah Khan: Will the Minister for Interior be pleased to state the details of the NOC granted to the Shelter and Shelter Housing scheme, indicating details of the land and moza submitted for NOC?

Reply not received.

(Def.) Question No. 7 Senator Hidayatullah Khan: Will the Minister for Interior be pleased to state:

(a) whether it is a fact that action is being taken against the illegal construction on the state/CDA land in Lakhwal Banni Gala, Islamabad, if so, the details of action taken during the last 3 years; and

(b) the details of anti-encroachment officials of CDA deputed in the said area?

Reply not received.

We may now take up Order. No. 3. It stands in the name of Senator Mohammad Abdul Qadir, Chairman Standing Committee on Petroleum. On his behalf, Senator Rukhsana Zuberi.

Motion under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman Standing Committee on Petroleum on [The Petroleum (Amendment) Bill, 2022]

Senator Engr. Rukhsana Zuberi: I, on behalf of Senator Mohammad Abdul Qadir, Chairman Standing Committee on Petroleum, move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the Bill further to amend the Petroleum Act, 1934 [The Petroleum (Amendment) Bill, 2022], may be extended for a period of sixty days with effect from 4th April, 2023.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: We may now take up Order. No. 4. It stands in the name of Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui, Chairman Standing Committee on Federal Education and Professional Training. On his behalf, Fawzia Arshad.

Motion under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The University of Management and Technology Lahore Bill, 2023]

Senator Fawzia Arshad: I, on behalf of Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui, Chairman Standing Committee on Federal Education and Professional Training, move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the Bill to provide for establishment of the University of Management and Technology Lahore [The University of Management and Technology Lahore Bill, 2023],

introduced by Senator Hafiz Abdul Karim on 6th February, 2023, may be extended for a period of sixty days with effect from 6th April, 2023.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: We may now take up Order. No. 5. It stands in the name of Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui, Chairman Standing Committee on Federal Education and Professional Training. On his behalf, Fawzia Arshad.

Motion under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The Orient Institute of Science and Technology, Gwadar Bill, 2023]

Senator Fawzia Arshad: I, on behalf of Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui, Chairman Standing Committee on Federal Education and Professional Training, move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the Bill to provide for establishment of the Orient Institute of Science and Technology, Gwadar [The Orient Institute of Science and Technology, Gwadar Bill, 2023], introduced by Senators Molana Abdul Ghafoor Haideri, Kauda Babar and Naseebullah Bazai on 6th February, 2023, may be extended for a period of sixty days with effect from 6th April, 2023.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: We may now take up Order. No. 6. It stands in the name of Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui, Chairman Standing Committee on Federal Education and Professional Training. On his behalf, Fawzia Arshad.

Motion under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman Standing Committee on Federal Education and Professional Training on [The International Institute of Technology, Culture and Health Sciences Bill, 2022]

Senator Fawzia Arshad: I, on behalf of Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui, Chairman Standing Committee on Federal Education and Professional Training, move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the Bill to provide for the establishment of the International Institute of Technology, Culture and Health Sciences [The International Institute of Technology, Culture and Health Sciences Bill, 2022], introduced by Senators Kamran Murtaza and Fawzia Arshad on 6th February, 2023, may be extended for a period of twenty days with effect from 6th April, 2023.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: We may now take up Order. No.7. It stands in the name of Senator Naseebullah Bazai, Chairman Standing Committee on Poverty Alleviation and Social Safety, please move Order No.7.

Motion under Rule 194(1) moved by Chairman, Standing Committee on Poverty Alleviation and Social Safety regarding [The Pakistan Bait-ul-Mal (Amendment) Bill, 2022]

Senator Naseebullah Bazai: Thank you, I Senator Naseebullah Bazai, Chairman, Standing Committee on Poverty Alleviation and Social Safety move under sub-

rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, that the time for presentation of report of the Committee on the Bill further to amend the Pakistan Bait-ul-Mal Act, 1991[The Pakistan Bait-ul-Mal (Amendment) Bill, 2022], introduced by Senator Sania Nishtar on 10th October, 2022, may be extended for a period of sixty days with effect from 10th April, 2023.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Order No. 8, Honourable Senator Naseebullah Bazai, please move Order No. 8.

Motion under Rule 194 (1) moved by Chairman, Standing Committee on Poverty Alleviation and Social Safety regarding details of funds under Ehsas Kafalat Program in Balochistan

Senator Naseebullah Bazai: Thank you. I, Senator Naseebullah Bazai, Chairman, Standing on Poverty Alleviation and Social Safety move under sub-rule (1) of Rule 194 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012 that the time for presentation of report of the Committee on subject matter of Starred Question No.29, regarding details of funds under Ehsas Kafalat Programme in Balochistan during the last three years indicating number of beneficiaries and allocation of funds (district-wise breakup), asked by Senator Danesh Kumar on 13th January, 2023, may be extended for a period of forty-five days with effect from 14th April, 2023.

(The motion was carried)

جناب چیئرمین: سینیٹر ثانیہ نشتر نے آج World Health Day کے موقع پر ایک Resolution draft کی ہے اگر وہ رضا صاحب، آپ بھی دیکھ لیں اور وزیر صاحب بھی دیکھ لیں۔ باقی ساتھیوں کو دکھا دیں تاکہ بعد میں take up کر سکیں۔

Order No. 9, Honourable Senator Kauda Babar, Chairman, Standing Committee on Information Technology and Telecommunication,

جی میڈم نسیمہ احسان صاحبہ، please Order No.9 move کریں۔

Motion under Rule 194 (1) moved on behalf of Chairman, Standing Committee on Information Technology and Telecommunication regarding the year-wise details of total funds available and spent by the Universal Service Fund (USF)

سینیٹر نسیمہ احسان: میں، سینیٹر نسیمہ احسان ,on behalf چیئرمین کہدہ بابر، چیئرمین، قائمہ کمیٹی برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی اینڈ کمیونیکیشن ، قواعد ضابطہ کار وانصرام کار روائی سینیٹ، 2012 کے قاعدہ 194 کے ذیلی قاعدہ (ا) کے تحت تحریک پیش کرتی ہوں کہ سینیٹر کامران مرتضٰی کی جانب سے مورخہ 13 جنوری 2023 کو پوچھے گئے نشاندار سوال نمبر 42 کے معاملے، جو یونیورسل سروس فنڈ کے تحت سال وار دستیاب کل فنڈز اور خرچ کیے گئے فنڈز کی تفصیلات سے متعلق ہے، پر کمیٹی کی رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں یکم اپریل 2023 سے مزید ساٹھ ایام کار کی توسیع دی جائے۔

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Order No.10, Honourable Senator Irfan-Ul-Haque Siddiqui, Chairman, Standing Committee on Federal Education and Professional Tranining, on his behalf Fawzia Arshad, please move Order No.10.

Presentation of report of the Standing Committee on the Federal Education and Professional Training on [The Pir Roshaan Institute of Progressive Sciences and Technologies, Miranshah, Bill, 2023]

Senator Fawzia Arshad: I, Fawzia Arshad, on behalf of Senator Irfan-ul-Haque Siddiqui, Chairman, Standing Committee on Federal Education and Professional Training present report of the Committee on the Bill to provide for the Establishment for the establishment of Pir Roshaan Institute of Progressive Sciences and Technologies, Miranshah, Khyber Pakhtunkhwa [The Pir Roshaan Institute of Progressive Sciences and Technologies, Miranshah Bill, 2023.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.11, Honourable Senator Mushahid Hussain Sayed, Chairman, Standing Committee on Defence,

Defence آپ ،صاحبہ زبیری رخسانہ جی ؟گا کرے move پر کون behalf کے ان Committee کی ممبر ہیں، please move Order No.11.

Presentation of report of the Standing Committee on Defence on [The Pakistan Maritime Zones Bill, 2023]

Senator Engr. Rukhsana Zuberi: I, Senator Rukhsana Zuberi, on behalf of Senator Mushahid Hussain Sayed, Chairman, Standing Committee on Defence present report of the Committee on the Bill to consolidate and amend the law relating to territorial sea and maritime zones of Pakistan [The Pakistan Maritime Zones Bill, 2023].

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No.12, Chairperson, Standing Committee on Industries and

Production, on her behalf, Kirmani Sahib, please move Order No.12.

Presentation of report of the Standing Committee on Industries and Production on [The Export Processing Zones Authority (Amendment) Bill, 2023]

Senator Dr. Asif Kirmani: I, Dr. Asif Kirmani, on behalf of Senator Khalida Ateeb, Chairman, Standing Committee on Industries and Production present report of the Committee on the Bill further to amend the Export Processing Zones Authority Ordinance, 1980 [The Export Processing Zones Authority (Amendment) Bill, 2023], introduced by Senator Faisal Saleem Rehman, Dilawar Khan, Manzoor Ahmed and Hidayat Ullah on 3rd April, 2023.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 13, Honourable Senator Muhammad Qasim, Chairman, Standing Committee on Railways, on his behalf Senator Naseebullah Bazai, please move Order No.13.

Presentation of report of the Standing Committee on Railways regarding the Public Sector Development Programme (PSDP) proposed by the Ministry of Railways for the financial year 2023-24

Senator Naseebullah Bazai: I, Senator Naseebullah Bazai, on behalf of Senator Muhammad Qasim, Chairman, Standing Committee on Railways present report of the Committee on the Public Sector Development Programme (PSDP) proposed by the Ministry of Railways for the financial year 2023-24, under sub-rule (7) of Rule 166 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012.

Mr. Chairman: Report stands laid. Order No. 14, honourable Khawaja Muhammad Asif, Minister for Defence, on his behalf, Rana Tanveer Hussain.

Consideration and passage of [The National University of Pakistan Bill, 2023]

Rana Tanveer Hussain (Minister for Federal Education and Professional Training): Thank you Sir. On behalf of Khawaja Muhammad Asif, Minister for Defence, I beg to move that the Bill to establish the National University of Pakistan [The National University of Pakistan Bill, 2023], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it opposed? OK. It has been moved that the Bill to establish the National University of Pakistan [The National University of Pakistan Bill, 2023], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Second reading of the Bill, Clauses 2 to 49. We may now take up second reading of the Bill, i.e, clause by clause consideration of Bill.

There is no amendment in Clauses 2 to 49. So, I will put these clauses as one question. The question is that clauses 2 to 49 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 to 49 stand part of the Bill.

Schedule, I now put the schedule to the vote of the House. The question is that schedule do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The Schedule stands part of the Bill. Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. We may now take up Clause 1, the Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, the Preamble and the Title do stand part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, the Preamble and the Title stands part of Bill. Order No.15, honourable Khawaja Muhammad Asif, on his behalf, honourable Federal Minister for Education please move Order No. 15.

Rana Tanveer Hussain: Sir, I wish to move that the Bill to establish the National University of Pakistan [The National University of Pakistan Bill, 2023], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to establish the National University of Pakistan [The National University of Pakistan Bill, 2023], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Order No. 16, Mufti Abdul Shakoor, Minister for Religious Affairs and Interfaith Harmony. On his behalf honourable Minister of State for Law, please move Order No. 16.

Consideration and passage of [The Publication of the Holy Quran (Elimination of Printing and Recording Errors) (Amendment) Bill, 2022]

Senator Shahadat Awan: Sir, on behalf of Minister for Religious Affairs and Interfaith Harmony, I wish to move that the Bill further to amend the Publication of the Holy Quran (Elimination of Printing and Recording Errors) Act, 1973 to the extent of Islamabad Capital Territory [The Publication of the Holy Quran (Elimination of Printing and Recording Errors) (Amendment) Bill, 2022],

as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

جناب چیئرمین: کیااس کی مخالفت کی جاتی ہے؟

سینیٹر شہادت اعوان: جناب! قرآن پاک کامسئلہ ہے،اس۔۔۔۔

جناب چیئرمین: مخالفت نہیں کی جاتی ہے۔ تحریک پیش کی گئی ہے کہ اشاعت قرآن (پرنٹنگ اور ریکارڈنگ کی غلطیوں کاخاتمہ) ایکٹ، ۱۹۷۳ کی اسلام آباد وفاقی دارالحکومت کی حد تک میں مزید ترمیم کے بل، [اشاعت قرآن پاک (پرنٹنگ اور ریکارڈنگ کی غلطیوں کاخاتمہ) (ترمیمی بل)، ۲۰۲۲ء] قائمہ کمیٹی کی رپورٹ کردہ صورت میں فی الفور زیر غور لایا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: تحریک منظور کی جاتی ہے۔فداصاحب، اب ٹھیک ہے؟ اس لیے میں نے کہاہے، متفقہ ہے۔

Second reading of the Bill, clauses 2 to 9. We may now take up second reading of the Bill i.e. clause by clause consideration of the Bill. Clauses 2 to 9. The question is that clauses 2 to 9 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 to 9 stand part of the Bill. Clause 1, The Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, The Preamble and the Title do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, The Preamble and the Title, stands part of the Bill. Order No.17, Mufti Abdul Shakoor, Minister for Religious Affairs and Interfaith Harmony. On his behalf honourable Minister of State for Law, please move Order No. 17.

Senator Shahadat Awan: Sir, on behalf of Minister for Religious Affairs and Interfaith Harmony, I wish to move that the Bill further to amend the Publication of

the Holy Quran (Elimination of Printing and Recording Errors) Act, 1973 to the extent of Islamabad Capital Territory [The Publication of the Holy Quran (Elimination of Printing and Recording Errors) (Amendment) Bill, 2022], be passed.

جناب چیئرمین: تحریک پیش کی گئی ہے کہ اشاعت قرآن (پرنٹنگ اور ریکارڈنگ کی غلطیوں کا خاتمہ) ایکٹ، ۱۹۷۳ کی اسلام آباد وفاقی دارالحکومت کی حد تک میں مزید ترمیم کے بل، [اشاعت قرآن پاک (پرنٹنگ اور ریکارڈنگ کی غلطیوں کا خاتمہ) (ترمیمی بل)، ۲۰۲۲ء] منظور کیا جائے۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: میرے خیال میں متفقہ طور پر تمام ایوان تحریک کے حق میں ہے اور تحریک منظور کی جاتی ہے۔ اس طرح بل پاس کر دیا جاتا ہے۔

Order No.18, honourable Minister for Parliamentary Affairs. On his behalf Minister of State for Law, please move Order No.18.

Consideration and passage of [The Federal Employees Benevolent Fund and Group Insurance (Amendment) Bill, 2022]

Senator Shahadat Awan: Sir, on behalf of Minister for Parliamentary Affairs, I wish to move that the Bill further to amend the Federal Employees Benevolent Fund and Group Insurance Act, 1969 [The Federal Employees Benevolent Fund and Group Insurance (Amendment) Bill, 2022], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it opposed?

Senator Shahadat Awan: No Sir.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill further to amend the Federal Employees Benevolent Fund and Group Insurance Act, 1969 [The Federal

Employees Benevolent Fund and Group Insurance (Amendment) Bill, 2022], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted. Second reading of the Bill. We may now take up second reading of the Bill i.e. clause by clause consideration of the Bill. The question is that clauses 2 and 3 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 and 3 stand part of the Bill. Clause 1, The Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, The Preamble and the Title do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, The Preamble and the Title, stands part of the Bill. Order No. 19, honourable Murtaza Javed Abbasi, Minister for Parliamentary Affairs. On his behalf Minister of State for Law, please move Order No. 19.

Senator Shahadat Awan: Sir, on behalf of Minister for Parliamentary Affairs, I wish to move that the Bill further to amend the Federal Employees Benevolent Fund and Group Insurance Act, 1969 [The Federal Employees Benevolent Fund and Group Insurance (Amendment) Bill, 2022], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved moved that the Bill further to amend the Federal Employees Benevolent Fund and Group Insurance Act, 1969 [The Federal Employees Benevolent Fund and Group Insurance (Amendment) Bill, 2022], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and the Bill stands passed. Order No. 20, honourable Rana Tanveer Hussain, Minister for Federal Education and Professional Training, please move Order No. 20.

Consideration and passage of [The Pir Roshaan Institute of Progressive Sciences and Technologies, Miranshah Bill, 2023]

Rana Tanveer Hussain: Sir, I wish to move that the Bill to provide for the establishment of Pir Roshaan Institute of Progressive Sciences and Technologies, Miranshah, Khyber Pakhtunkhwa [The Pir Roshaan Institute of Progressive Sciences and Technologies, Miranshah Bill, 2023], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

Mr. Chairman: Is it opposed?

Rana Tanveer Hussain: No.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to provide for the establishment of Pir Roshaan Institute of Progressive Sciences and Technologies, Miranshah, Khyber Pakhtunkhwa [The Pir Roshaan Institute of Progressive Sciences and Technologies, Miranshah Bill, 2023], as reported by the Standing Committee, be taken into consideration at once.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Second reading of the Bill. We may now take up second reading of the Bill i.e. clause by clause consideration of the Bill. The question is that clauses 2 to 50 do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clauses 2 to 50 stand part of the Bill. Schedule, I now put the Schedule to the vote of the House. There is no amendment in Schedule. The question is that Schedule do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Schedule stands part of the Bill. Clause 1, The Preamble and the Title of the Bill. The question is that Clause 1, The Preamble and the Title do form part of the Bill?

(The motion was carried)

Mr. Chairman: Clause 1, The Preamble and the Title stands part of the Bill. Honourable Rana Tanveer Hussain, Minister for Federal Education and Professional Training, please move Order No. 21.

Rana Tanveer Hussain: Sir, I wish to move that the Bill to provide for the establishment of Pir Roshaan Institute of Progressive Sciences and Technologies, Miranshah, Khyber Pakhtunkhwa [The Pir Roshaan Institute of Progressive Sciences and Technologies, Miranshah Bill, 2023], be passed.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to provide for the establishment of Pir Roshaan Institute of Progressive Sciences and Technologies, Miranshah, Khyber Pakhtunkhwa [The Pir Roshaan Institute of Progressive Sciences and Technologies, Miranshah Bill, 2023], be passed.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is adopted and the Bill stands passed. Order No.22, Calling Attention Notice in the names of Honourable Senators Dr. Shahzad Waseem, Leader of the Opposition, Mohsin Aziz, Kamran Murtaza,

Dr. Zarqa Suharwardy Taimur and Mushahid Hussain Sayed, who is going to raise the matter? Yes honourable Leader of the Opposition.

Calling Attention Notice raised by Senator Dr. Shahzad Waseem, Leader of the Opposition regarding a notice being served by India on Government of Pakistan through Indus Water Commission on 25th Jan for revision of the Indus Water Treaty

Senator Dr. Shahzad Waseem: I Senator Dr. Shahzad Waseem, on behalf of Senator Mohsin Aziz, Senator Kamran Murtaza, Senator Dr. Zarqa Suharwardy Taimur and Senator Mushahid Hussain Sayed, wish to draw attention of the Minister for Water Resources, towards a notice which has been served by India on Government of Pakistan through the Indus Water Commission on 25th January, 2023 for revision of the Indus Water Treaty.

جناب والا! آج کی دنیا میں خصوصی طور پر اور بالعموم پانی کی requirement ایسی ہے جس کا تعلق civilization کے ساتھ بھی رہا اور countryکی progressکے ساتھ بھی رہا۔ جب برصغیر میں پاکستان آزاد ہوا، اس وقت جو سب سے بڑا مسئلہ آیا تھا وہ دریاؤں کی تقسیم کا مسئلہ تھا، اس مسئلے کا حل کافی عرق ریزی کے بعد 1960 میں Indus Water Treaty کی صورت میں ہوا جس میں پاکستان کی طرف سے اس وقت پاکستان کے صدر ایوب خان، بھارت کے وزیر اعظم جواہر لال نہرو اور World Bank کی ثالثی ٹیم تھی۔ جناب چیئرمین! یہ نہایت اہم دستاویز تھے اور اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آج 62 سال گزرنے کے بعد بھی یہ قائم ہے، اس کے دوران کئی جنگیں ہوئیں، conflictsہوئے اور تعلقات نیچے ہوئے مگر Indus Water Treaty اپنی جگہ پر قائم رہی اور کسی بھارتی حکومت کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ وہ اس treatyسے پیچھے ہٹے، جناب چیئرمین! اس treatyکی ایک بڑی وجہ جامع ہونا تھا یعنی کہ اس میں dispute resolutionکا mechanism خصوصاً بڑی صراحت کے ساتھ دیا گیا تھا اور دونوں ممالک کو

پابند کیا گیا تھا کہ وہ کس طرح سے ایک دوسرے کے ساتھ cooperate کریں گے، جو تین eastern rivers تھے، راوی، ستلج اور بیاس، وہ تو بھارت کے حصے میں آئے اور انڈس، جہلم اور چناب پاکستان کے حصے میں آئے، مگر اس treaty کے نتیجے میں جہاں ان مغربی دریاؤں کا پانی پاکستان کے حصے میں آیا وہاں پر ایک آپ lacuna کہہ لیں کہ بھارت کو یہ بھی اجازت تھی کہ جہاں پر چاہے پانی کے بہاؤ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے وہ Hydro Electric Power کے projects کر سکتا ہے، اس کو اس کی اجازت تھی۔ بھارت نے اپنے advantage کے لیے اس کو غلط طریقے سے exploit کیا اور بارہا مختلف طریقے سے انہوں نے Indus Water Treaty کی کئی شقوں کی خلاف ورزی کی مگر وہاں پر dispute resolution mechanism موجود تھا تو پاکستان اپنے اعتراضات اٹھاتا رہا اور معاملات کسی نہ کسی طریقے سے آگے بڑھتے رہے۔ دو تین بڑی اہم مثالیں ہیں جن میں ایک بگلیہار ڈیم اور دوسری کشن گنگا ڈیم کی، میں اس سے پہلے یہ بات کہتا چلوں کہ یہ جو Hydro Electric Power Projects تھے ان کی کوئی ceiling متعین نہیں ہوئی، ان دو چیزوں کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بھارت نے یہ کیا کہ ایک دریا پر کئی gaskets ایک کے بعد ایک، ایک کے بعد ایک وہ ڈیمز کی تعمیر کرتا گیا، نتیجہ یہ ہوا کہ جو اس کی cumulative capacity ہے وہ اس نے اپنی ضرورت سے کہیں زیادہ حاصل کی اور یہ خطرہ پیدا ہوا کہ پاکستان کو دریاؤں کے پانی میں رکاوٹ پیدا ہو گی اور یہاں تک کہ دریاؤں کے بہاؤ کا رخ تبدیل ہونے کی بھی شکایت آئی۔ جناب چیئرمین! بگلیہار ڈیم میں بھارت نے تکنیکی فائدے اٹھائے، جو spillways تھے، ان کا جو dead-storage level ہے اس سے کم کیا اور ایک تکنیکی cover لیا کہ شاید اس سے silting کم ہوتی ہے تو لہٰذا اس کی اجازت دی جائے، neutral experts مقرر ہوئے اور neutral experts نے بھارت کے حق میں فیصلہ دیا۔

دوسرا کشن گنگا نیلم ڈیم، یہ جہاں پر ایک water reservoir تھا، اس کے ساتھ اس کے design میں بھارت نے ایسی تبدیلیاں کیں کہ پانی کو ایک دریا کی tributary سے دوسرے دریا کی tributary میں shift کیا جائے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جو پانی دریائے نیلم کو ملنا تھا، جس کے اوپر ہمارا Power Project بھی ہے، جس پر کشمیر ویلی کی زراعت بھی

depend کرتی ہےاس کے پانی کو divert کیا جائے، اس پر بھی پاکستان court of arbitration میں گیا اور court of arbitration نے کچھ فیصلے پاکستان کے حق میں دیے اور کچھ فیصلے بھارت کے حق میں دیے۔ اصل مسئلہ 2015 میں شروع ہوا جب پاکستان نے ایک طرف تو کشن گنگا کے design پر اعتراض اٹھائے اور دوسری طرف جو نیا Ratle Dam بنانے جارہے ہیں، اس پر اعتراض اٹھائے۔ میں یہاں پر کہتا چلوں کہ اس treaty کے تحت بھارت پابند ہے کہ وہ کوئی بھی project شروع کرنے سے پہلے پاکستان کو آگاہ کرے مگر اس نے ایسا نہیں کیا، بھارت پابند ہے کہ وہ data sharing کرے مگر وہ اس میں بھی اپنی ذمہ داری پوری کرنے میں ناکام رہا۔ جناب چیئرمین 2015 میں neutral experts and court of arbitration ان دونوں کا فیصلہ World Bank کرتا ہے، یہ معاملہ چلتا رہتا ہے اور finally جو appointment ہوتی ہے وہ November 2022 میں پانچ سالوں کے طویل عرصے کے بعد جاکر ہوتی ہے۔ بھارت کو یہ چیز کہ neutral experts بھی ہوں court of arbitration بھی ہو اس کا cover لیتے ہوئے بھارت نے 25th January کو ایک notice حکومت پاکستان کو بھیجا ہے اور بڑی ہٹ دھرمی سے اس نوٹس کے ساتھ 90 دنوں کی پابندی بھی لگائی کہ 90 دنوں میں آپ جواب دیں، اس میں ایک طرف تو اس نے اپنے اعتراض کا اظہار کیا کہ یہ دونوں process نہیں ہونے چاہیں مگر جو سب سے بڑی بات اس نوٹس میں ہے وہ یہ ہے کہ اس نے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ Indus Water Treaty کو modify کیا جائے، اس کو نئے سرے سے دیکھا جائے اور یہ بھارت کے عزائم کی کھل کر نشان دہی کرتا ہے خصوصاً یہ جو BJP کی حکومت ہے۔ اس کا track record ہے کہ یہ نہ کسی قانون کو مانتی ہے، نہ یہ کسی international law کی respect کرتی ہے اور یہ پاکستان کے خلاف اس کا جو ایک hard stand ہے جو دشمنی پر مبنی stand ہے وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے اور اس کی audience ہمیشہ اور اس کا جو مقصد ہے وہ ہمیشہ اپنے سیاسی فائدے اور پاکستان دشمنی پر رہتا ہے۔ جناب چیئرمین! یہ بڑی ہی تشویش ناک صورتحال ہے کیوں کہ پاکستان ان ممالک میں سے ہے جو Indus Water Basin ہے، اس پر اس کی life line dependent ہے اور وقت گزرنے کے ساتھ یہ معاملات مزید complicate ہوگئے ہیں کیوں کہ اب Climate Change کا بھی

ایک عنصر شامل ہو گیا ہے ویسے بھی Climate Change کی وجہ سے دریاؤں کا جو بہاؤ ہے اس میں پانی کی کمی واقع ہو رہی ہے، اس پر بھارت کے dams کی پوری spree ہے، آپ اس کو لے لیں پھر بھارت کے جارحانہ عزائم کو لے لیں، بھارت کی پاکستان دشمنی کو لے لیں، تو یہ ساری باتیں پاکستان کے لیے، پاکستان کی حکومت کے لیے ایک red alert create کرتی ہیں۔ ہمارا سوال موجودہ حکومت سے ہے کہ اگر آپ کو سیاسی مخالفین کے خلاف کارروائیوں سے کوئی فرصت ملے تو آپ ذرا اس قومی معاملے کو بھی دیکھیں اور یہ تمام معاملات صرف مضبوطی کے ساتھ کھڑے ہو کر ہی حل کیے جا سکتے ہیں، خوشامد کے ساتھ حل نہیں ہو سکتے۔ میں حکومت سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ان حالات کے اندر حکومت کی کیا ٹھوس پالیسی ہے کہ بھارت کو ان عزائم سے روکا جا سکے۔ پاکستان کو بنجر بننے سے روکنے کے لیے، پاکستان کی اس life line کو secure کرنے کے لیے حکومت کیا اقدامات لے رہی ہے ان کے بارے میں ایوان کو آگاہ کیا جائے۔ انہی مسائل کا تعلق ملک کے ساتھ ہے اور پاکستانی قوم کسی صورت بھی کسی ایسے اقدام کی بھارت کو اجازت نہیں دے گی کہ جس کے ساتھ پاکستان کی سالمیت وابستہ ہو۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: سینیٹر محسن عزیز صاحب تشریف نہیں لائے ہیں۔ سینیٹر کامران مرتضیٰ صاحب پلیز۔

Senator Kamran Murtaza

سینیٹر کامران مرتضیٰ: جناب چیئرمین! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اگر ہم کو باقی تمام معاملات سے فرصت مل گئی ہو تو اس معاملے کی طرف بھی دیکھ لیا جائے جس میں بھارت کی طرف سے نوٹس آ گیا ہے، نوٹس انہوں نے دے دیا ہے کہ اُس treaty کو revise کیا جائے جو 1960 میں بھارت کے ساتھ ہوا تھا۔ اب 1960 میں جو ہوا تھا تو اُس وقت بھی ہمارے ساتھ زیادتی ہوئی تھی اور international pressure پر ہوا تھا۔ آپ جانتے ہیں، ہم جانتے ہیں اور سب جانتے ہیں کہ تمام شہر جب آباد ہوتے ہیں، پانی کے آس پاس ہوتے ہیں، پانی کے جو ذخائر ہوتے ہیں یا پھر پانی کی گزرگاہیں ہوتیں ہیں، اُس کے آس پاس ہی شہر آباد ہوتے ہیں۔ پانچ دریا کم از کم یہاں سے گزرتے تھے، پانچ دریاؤں میں سے آپ نے 1960 میں اُن کے ساتھ تقریباً 50-50 کر دیا۔ International Law 50-50 جو کہ ایک بین الاقوامی قانون تھا اُس کی روح کے خلاف

کیا، کبھی بھی پانی کی سمت جس طرف پانی رواں دواں ہوتا ہے اُس کی سمت کو روکا نہیں جا سکتا مگر اُس پانی کو روکا گیا اور دو دریا تھے اُس کی وجہ سے آپ کی آدھی آبادی، civilization اس طرح سے 1960 میں affect ہو گئی اور اُس کے بعد انہوں نے کہا کہ ہم دُنیا کا سب سے بڑا نہری نظام بنائیں گے، دُنیا کا سب سے بڑا نہری نظام بناتے بناتے، آپ نے اپنی زمینوں کے ساتھ پتا نہیں کیا کیا، آپ کی زمینیں اس عمل سے بہت disturb ہوئیں اور اُس کے بعد آپ کا ماحول کتنا disturb ہوا۔ آپ نے اللہ تعالی کے نظام کو چھوڑ کر اپنا الگ نظام شروع کیا تو اُس کے نتیجے میں جو جو معاملات جتنے بھی disturb ہوئے وہ ایک علیحدہ ایک کہانی ہے اور اُس میں کس کس کا کیا کردار تھا وہ ایک الگ سیاسی معاملہ ہے۔

جناب! مگر 1960 سے لے کر اب تک یہ معاہدہ field میں تھا گو کہ اس کی کسی نہ کسی طرح سے violations ہوتی رہی ہے اور اُس violation پر ہم انڈیا کو کوئی proper respond نہیں دے پائے۔ جب بھی انڈیا نے کوئی dams بنائے اور جب جب انہوں نے ہمارے حصے کا پانی روکا تو ہم ماسوائے احتجاج کے کوئی ایسا قدم نہیں اٹھا پائے۔ یہاں تک کہ اس حوالے سے ہمارے commission کے سربراہ، جماعت علی شاہ صاحب کی integrity پر سوالات اٹھے اور باقاعدہ میڈیا میں رپورٹ ہوئے مگر پھر بھی ہم نے اس معاملے پر کچھ نہیں کیا۔

جناب! اب معاملہ اس حد تک آگیا ہے کہ انڈیا کہتا ہے کہ اس treaty کو revise کریں۔ آج انڈیا اُس treaty کو revise کرنے کی ایک reason دیتا ہے کہ پاکستان تو already اپنا بہت سارا پانی ضائع کر رہا ہے۔ اب اگر پانی ضائع کر رہے ہیں، یا پانی روکنے اور پانی store کرنے کے حوالے وہ ہمارے اپنے صوبوں کے معاملات ہمارے اپنے اندر settle نہیں ہو پاتے۔ ہم اس بات پر چار بھائی agree نہیں کر پا رہے کہ اس پانی کو روکا جائے یا اس پانی کو جانے دیا جائے اور پھر اس پانی کو جانے دینے سے کیا نقصانات ہوں گے اور اسے کہیں روک دینے سے کیا فائدہ ہو گا تو ہم اپنے معاملات میں لگے ہوئے ہیں اور پانی ضائع ہو رہا ہے اور انڈین اپنا case اس طرح سے بہتر انداز میں build کر رہے ہیں کہ کل یہ معاملہ جب آپ کے خلاف جائے گا، کہیں international forum پر تو اُن کا case میرے خیال میں پاکستان کے مقابلے میں بہتر طور پر انہوں نے build کیا ہو گا۔

آج صورت حال کچھ اس طرح ہے کہ آپ جب بھی کبھی international forum پر گئے ہیں یا تو آپ کے وکلاء صاحبان بیمار ہو جاتے ہیں، آپ کے نمائندے جنہوں نے پاکستان کا case لڑنا ہوتا ہے وہ بیمار ہو جاتے ہیں اور کبھی کسی نہ کسی حوالے سے اُس کو contest نہیں کر پاتے ہیں۔ اب اس معاملے میں بھی کیا ہم نے اُسی طرح سے کوئی معذرت خواہانہ رویہ اختیار کرنا ہے اور اسی طرح سے اس معاملہ میں ہم نے انڈیا کو walk over دینا ہے اگر walk over دینا ہے تو ہمیں بتا دیا جائے جو پہلے انہوں نے کیا تو اُس پر اگر ہم نے expressly concede نہیں کیا تو impliedly concede کیا ہے۔ اب اگر انہیں کسی اور حوالے سے کوئی راستہ دینا ہے تو پھر کوئی بات نہیں لیکن اگر آپ کو پاکستان کا مفاد عزیز ہے، اگر پاکستان اگلی دہائیوں میں، اگر آپ کو پاکستان میں پانی کی قلّت آپ سب کو نظر آ رہی ہے تو اس معاملے میں سب سے پہلے ہمیں آپس میں مل جل کر بیٹھا ہو گا اور پھر اُس کے بعد انڈیا کو اس معاملے میں tough time دینا ہو گا۔ اگر اس طرح ہی آسانی کے ساتھ اس معاملے کو لے لیا گیا تو پھر خدا نخواستہ جتنا پانی آج ہمیں مل رہا ہے اور جتنا پانی آج دستیاب ہے تو پھر وہ پانی بھی میسر نہیں رہے گا اور پانی اگر دستیاب نہیں رہے گا تو آپ زرعی ملک ہوتے ہوئے، کبھی کسی زمانے کی food basket ہوتے ہوئے اور کبھی پورے برصغیر کو آپ اناج سپلائی کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے اور آج آپ کی صلاحیت اتنی بھی نہیں رہی کہ آپ اپنے ملک کی ضرورت کو پورا کر سکیں۔ آج آپ کو گندم باہر سے منگوانی پڑتی ہے۔ آج آپ کو کھانے کے food items پورے نہیں پڑ رہے۔ اگر ہر چیز آپ کی پوری نہیں پڑ رہی اور پانی آپ کا اُس معاملے میں revise کر کے کسی نا کسی حوالے سے خدانخواستہ کم ہو گیا تو اُس کا جو نتیجہ نکلے گا وہ ملک کے لیے بھیانک ہو گا اور اُس بھیانک نتیجے کے بعد آپ کے صوبے آپس میں لڑیں گے۔ صوبوں کے درمیان، پانی کے معاملات پر پہلے ہی بہت لڑائیاں ہیں اگر ہم نے اس کو سنجیدہ نہ لیا تو ہمارے لیے بہت مسائل جنم لیں گے۔ خدا کے واسطے، حکومت اس پر توجہ دے، اپنا کچھ وقت نکالے اور اس معاملے کو اچھی طرح سے دیکھے اور بہتر انداز میں examine کرے تاکہ اس کو properly contest کرنے کے بارے میں سوچ بچار کرے، اگر ایسا نہ کیا گیا تو یہ معاملہ آپ کے ہاتھ سے نکل جائے گا۔ اس ملک میں اصل مسئلے دو ہیں، ایک تو آپ جو بھی کرتے ہیں، منیر نیازی کے شعر میں

تو ہمیشہ کی طرح دیر اس مرتبہ بھی کر دی گئی ہے اور مجھے نہیں نظر آتا کہ کوئی بھی حکومتی طرف سے اور دیگر جو بڑی پارٹیاں ہیں وہ اس معاملے کو سنجیدگی سے نہیں لے رہیں، اُن تمام کی توجہ اس طرف مبذول نہیں ہے کہ انہوں نے اُسے دیکھا ہو، اس کو examine کیا ہو، منسٹر صاحبہ تشریف فرما ہیں اور مجھ سے سینئر دیگر دوست ایوان میں تشریف فرما ہیں، انہوں نے اس معاملے کو سنجیدگی سے نہیں لیا۔ اگر فرض کر لیں اس معاملے کو سنجیدگی کے ساتھ لیا تو اُس کی دو چیزیں آپ نے دیکھنی ہیں، ایک تو بروقت دیکھنا ہے کہ آپ نے ہمیشہ دیر نہیں کرنی۔ دوسری بات، اگر آپ نے کوئی ایکشن لینا ہے تو آپ کا action proper ہونا چاہیے، وہ اس طرح سے معذرت خواہانہ انداز میں نہیں ہونا چاہیے کہ اخبار میں چھپ گئی اور میں نے بھی اُٹھ کر دیکھ لی، میں نے بھی اٹھا لیا اور دیگر دوستوں نے بھی اٹھا لیا۔ یہ ایک بہت سنجیدہ معاملہ ہے اور اس کو انتہائی سنجیدگی کے ساتھ ہی لینا چاہیے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: میرے دائیں جانب گیلری میں ملک رشید، ایم این اے اور شیخ فیاض الدین، ایم این اے صاحبان تشریف فرما ہیں۔ میں آپ دونوں کو اس ایوان میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ سینیٹر زرقا سہروردی تیمور صاحبہ تشریف نہیں لائی ہیں۔ سینیٹر مشاہد حسین سید صاحب، پلیز۔

Senator Mushahid Hussain Sayed

سینیٹر مشاہد حسین سید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ۔ Thank you for this important issue that has been brought before the Parliament اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس وقت کہا جاتا تھا کہ 20 ویں صدی میں جنگیں ہوں گی تیل کے اوپر لیکن 21 ویں صدی میں جنگیں ہوں گی پانی کے اوپر اور جیسا کہ میرے فاضل دوست نے بھی فرمایا ہے کہ یہ issue پاکستان کے مستقبل کے حوالے سے ہے۔ اس کے تین context ہیں جو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں، نمبر ا، ہندوستان نے جو 25 January, 2023 کو notice دیا اُس کا context کچھ اس طرح ہے کہ انہوں نے دیکھا کہ پاکستان کے اندر ایک کمزوری ہے، پاکستان کے اندر کوئی strategic clarity نہیں ہے اور

اُس کو ہم exploit کریں کیونکہ 2022 کا سارا سال ہم نے سیاسی چپقلش اور کون بنے گا چیف اس میں ضائع کیا اور اس لیے انڈیا نے شروع میں ایسا کیا۔

Mr. Chairman! There is a context also; there is a hat-trick of hatred from India's side in the last two and three years under Mr. Modi. On February, 26, 2019 they bombed in Balakot after Pulwama incident. That was the first attack on Pakistan, Balakot after 1971 and thank God, we hit back hard, we have shot down their planes, captured their pilot. So, we showed that we have the capacity and the will to hit back.

دوسرا 2019 کو مقبوضہ کشمیر میں ہوا، مقبوضہ کشمیر پر annexation کی۔ میں نے note کیا، ہمارے دوست بیٹھے ہیں جو اس وقت حکومت میں تھے کہ اس وقت کی حکومت اور military establishment نے بھی I think strategic clarity show نہیں کی۔ Tweet بھی کیا کہ مودی آئے گا تو شاید حالات بہتر ہوں گے تو اس وقت کی فوجی establishment بھی ڈھیلی پڑ گئی، نہیں ہندوستان سے بات کرو، ہندوستان نے ceasefire offer کی۔ جناب! اس نے China کی وجہ سے ceasefire offer کی جب ہندوستان کو May, 2020 میں گلوان میں پھینٹی پڑی، ان کو مار پڑی اور ان کو two front situation کا خوف ہوا کہ چین اور پاکستان کا مل کر ہمارے خلاف کوئی محاذ نہ بن جائے، انہوں نے ceasefire offer کی۔ ہمیں غلط فہمی ہوئی کہ ہم ان سے negotiate کر سکتے ہیں اور آپ کو یاد ہو گا کہ اب کشمیر پر بھی بات ہو گی اور سب کچھ ہوگا۔ We did not have strategic clarity on India. اب جو کیا گیا ہے، میں اپنے دوستوں سے agree کرتا ہوں کہ ہمارا کوئی موثر، پختہ، ٹھوس اور دبنگ جواب نہیں آیا، ابھی تک تیاری نہیں ہوئی۔ اس کی کیا وجہ ہے، because we are too busy fighting among ourselves and I think, this is a very serious issue اگر ہم نے India کا counter کرنا ہے اور ہندوستان اکیلا نہیں ہے، ہندوستان کے پیچھے America بھی ہے۔ They want India to become the so called power to counter China میں

اس حوالے سے سمجھتا ہوں کہ ہمیں خود پاکستان میں 2 to 3 steps لینے پڑیں، the most important thing is national unity. میں ابھی China سے last week آیا ہوں، I went to China after 3 years کیونکہ COVID کی situation تھی۔ Chinese ہمارے بہترین دوست ہیں، they are our best friends and reliable partner, انہوں نے ہمیں کیا message دیا، انہوں نے کہا کہ آپ دیکھیں جو حالات ہیں، جتنی بھی سیاسی قوتیں ہیں۔ اپنی ذاتی، گروہی اور سیاسی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر پاکستان اور پاکستان کے عوام کے مفاد کی بات کریں۔

میں اب بھی سمجھتا ہوں کہ let's not get involved in unnecessary battles because our fight against institutions is unwinnable whether we fight the military establishment or whether we fight the Supreme Court. یہ ایسا نہیں ہے اور we should follow the Constitution of Pakistan also. اس وقت ضرورت ہے، ہم مودی کو تو dialogues offer کر رہے ہیں، ہم نے مودی کو کہا کہ dialogue کریں۔ Why do not we have dialogue among ourselves? ہم دہشت گردوں سے بات کرنے کے لیے تیار ہیں، let us talk with Opposition also آپ PTI سے بات کریں اور دوسری پارٹیوں سے بھی بات کریں and set rules of the game so that the elections are held, follow the Constitution and the elections are held on schedule. آپ یہ بھی سبق سیکھیں، اب ان کے leaders کہتے ہیں کہ باجوہ نے مجھے یہ کہا، فیض نے یہ کہا۔ خدا کے لیے اب خود فیصلہ کریں، پاکستان کی تاریخ کا سب سے بڑا فیصلہ قومی سلامتی کا کیا تھا؟ وہ nuclear bomb بنانا تھا، وہ ذوالفقار علی بھٹو نے شروع کیا تھا اور میاں نواز شریف نے complete کیا تھا۔ میں یہ بتا دوں، میں اس وقت Information Minister تھا، military establishment کا میاں نواز شریف پر کوئی pressure نہیں تھا بلکہ 3 service chiefs تھے، ان میں ایک دھماکے کے خلاف تھا، ایک نے کہا کہ میں neutral ہوں اور ایک حق میں تھا، انہوں نے کہا کہ جناب آپ فیصلہ کریں اور ہم نے ٹکا کے اور دبنگ فیصلہ

that has saved Pakistan today. So, the time has come, کیا، خود فیصلہ کریں، باہر سے کسی phone call کا انتظار نہ کریں اور بعد political forces میں یہ نہ کہیں کہ فلاں جنرل نے مجھے یہ کہا ہے ورنہ ہم لڑتے رہیں گے اور جنرل آئندہ خان آئے گا and party will be over so, to counter India, we must unite and we must seek a better future for Pakistan and its people and we should avoid any confrontation either with the Supreme Court or with the military establishment. یہ فوج سے لڑ رہے ہیں، ہم Supreme Court سے لڑ رہے ہیں، یہ دونوں لڑائیاں بند کریں اور آپس میں بیٹھ کر rules of the game set کریں۔ And have elections according to the Constitution. Thank you Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Honourable Minister for Climate Change, Senator Sherry Rehman Sahiba.

سینیٹر شیری رحمٰن (وزیر برائے ماحولیاتی تبدیلی): جناب! آپ کا بہت بہت شکریہ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: فیصل صاحب! آپ تشریف رکھیں، ایجنڈا پر چل رہے ہیں، آپ ایجنڈا دیکھ لیں، آپ ایسے اٹھ جاتے ہیں، آپ پہلے دیکھ لیں کہ کیا چل رہا ہے، calling attention notice چل رہا ہے اور انہوں اس کا جواب دینا ہے۔ جی وزیر صاحبہ۔

Senator Sherry Rehman, Minister for Climate Change

سینیٹر شیری رحمٰن: ہمارے فاضل تین ممبران نے بہت اہم issues اٹھائے ہیں، ایک اہم issue ہے، کچھ digression ہوا ہے لیکن جو Leader of the Opposition نے بات کی، وہ basically یہ ہے کہ Indus Water Treaty کے حوالے سے پاکستان کو ایک تشویش ناک خط کی وصولی 25 جنوری کو ہوئی ہے۔ میں اس سے agree کر رہی ہوں کہ یہ تشویش ناک اس لیے ہے کہ اس سے پہلے سندھ طاس معاہدے کے حوالے سے کبھی ایسا خط نہیں آیا، اس میں بہت سارے disputes ہوئے ہیں اور arbitration کی جگہ بھی ملی ہے۔ پہلے اس طرح مبہم خط نہیں آیا اور میں مبہم بھی اس لیے کہہ رہی ہوں کہ میں پہلے یہ بتاتی چلوں کہ ایسا نہیں

ہے کہ کسی نے action نہیں لیا ہے، یہ خط 25 جنوری کو آیا اور فوری طور پر Prime Minister کو بتا دیا گیا ہے، ان کو briefing دی گئی، سارے متعلقہ اداروں نے اس پر اپنا اپنا کام شروع کیا ہے۔ آپ نے اس پر اخبارات میں، جنگ اخبار میں نہیں دیکھا، وہ شاید اس لیے ہے کہ اس کے جو contents ہیں، اس کا جو متن ہے، تھوڑا سا عجیب و غریب ہے، ظاہر ہے دانستہ طور پر ہو گا اور deliberately ہو گا، یہ vague ہے، اس میں ابہام ہے کیونکہ contents نہیں کہتے کہ کس طرح، انہوں نے ایک vague سا الزام لگایا ہے کہ پاکستان نے کہیں کہیں سندھ طاس معاہدے کی خلاف ورزی کی ہے۔ جیسے Leader of the Opposition نے کہا کہ یہ ایک ایسی treaty ہے جس نے ہر جنگ کو survive کیا ہے اور اس نے دونوں ممالک کے درمیان آبی ذخائر کو manage کرنے کے لیے اپنا ایک کردار ادا کیا ہے۔ ایک فاضل رکن نے کہا کہ ففٹی ففٹی ہوا ہے، ایسا نہیں ہے، میں یہاں پر نہیں کہنا چاہتی، آپ ذرا study کر لیں کہ کس کو کیا ملا اور کتنے cusecs کس ملک کو ملتے ہیں۔ ہندوستان جو کہتا ہے، میں اس کے دفاع میں کوئی بات نہیں کر سکتی لیکن آپ check کر لیں کہ according to the Indus Water Treaty it is not exactly 50/50. کتنے cusecs کس کو ملتے ہیں، ہم نے تاریخ میں یہ دیکھا ہے اور بگلیہار ڈیم اور کشن گنگا ڈیم کی بات ہوئی، پاکستان نے ان دونوں کے حوالے سے objections raise کئے اور بروقت raise کئے جب objection raise ہوتا ہے، وہ اس وقت ہوتا ہے جب ہم کوئی activity دیکھتے ہیں، کسی downstream project پر پانی آ رہا ہے، جیسے پاکستان میں نیچے پانی آ رہا ہے۔ جس طرح Ratle پر ہوا ہے، ہم نے Ratle ہائیڈرو الیکٹرک پلانٹ پر بھی objection raise کیا ہوا ہے اور بگلیہار ڈیم پر کیا ہوا ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ کشن گنگا پر بھی کیا ہوا ہے۔ کشن گنگا پر drawing down of water کے حوالے سے ہماری favour میں ruling ہوئی کہ India جو run of river, western rivers پر plants بنائے گا، وہ ہمارے حق میں ruling ہوئی اور کہا گیا کہ وہ اس طرح drawdown annual flushing نہیں کریں گے کیونکہ اس سے پانی میں sediments deposit ہوتے ہیں، وہ پاکستان کے نیچے flow pattern کے لیے مضر ہوتے ہیں۔

جناب! ان کا جو دوسرا point تھا، انہوں نے اس میں تھوڑی رد و بدل کی۔ اس پر پاکستان نے بروقت کام کیا ہے، اب پاکستان نے رتلے ہائیڈرو الیکٹرک پلانٹ پر بھی object کیا ہے۔ میں اس کا بھی بتاتی چلوں کیونکہ آپ نے بہت اہم بات کی ہے لیکن آپ نے media میں ایک water war اس لیے نہیں دیکھی، میں جس کی ہمیشہ بات کرتی ہوں کہ the 21st century wars will be on water. ہمیں لگتا ہے کہ مودی سرکار کا بھی ایک رجحان رہا ہے، ہندوستان نے اپنے domestic consumption کے لیے کیا ہے۔ ان کے ہاں اگلے elections ہیں اور وہ جب دیکھتے کہ ہم کوئی بھی issue introduce کر سکتے ہیں، وہ اس toxic discourse میں کریں اور وہ ایک جارحانہ weaponization کی کوشش کرتے ہیں۔ آپ نے پچھلی مرتبہ انتخابات کے وقت بھی دیکھا تھا کہ ہندوستان کی طرف سے exactly water کی بات ہوئی تھی، اس کا کچھ نہیں ہو سکا۔ میں اس ایوان میں ایک reassurance دینا چاہتی ہوں کہ اس خط کے حوالے سے panic نہیں ہونا چاہیے، وہ اس لیے کیونکہ ہندوستان اس خط کے حوالے سے کچھ نہیں کر سکتا، ویسے تو بہت ساری باتیں ہو سکتی ہیں، میں اس خط اور Indus Water Treaty کے حوالے سے بات کروں گی جب تک دونوں فریق agree نہ کریں، دونوں ممالک جب تک حامی نہ بھریں، اس treaty میں رد و بدل نہیں ہو سکتا۔ وہ اس وقت رد و بدل کی پہلی hint دے رہے ہیں، انہوں نے یہ کہیں نہیں کہا ہے کہ پاکستان نے کس طرح اس کی violation کی، کہاں violation ہے، there is no clarity, there is complete vagueness and we feel that it is deliberately done to excite a domestic audience کہ اب کچھ نہیں رہ گیا تو پانی پر ہی شروع ہو جائیں۔ اس میں جوابدہی کا کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن اس میں ان کی طرف سے کوئی یکطرفہ action نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کچھ کیا ہے تو پاکستان عدالتوں میں گیا ہے۔ ہندوستان نے زیادہ تر neutral experts کو prefer کیا، پاکستان نے court of arbitration جو بہت بڑا احاطہ لے سکتا ہے، اس لیے treaty کے معاہدے کے مطابق وہ اس پر آگے کوئی پیش رفت نہیں کر سکتے، جب تک دونوں فریق کچھ نہ کہیں there can be no change in the treaty. میں یہ بھی بتا دوں کہ اس میں World Bank نے ثالثی کی تھی، World Bank

بھی اس حد تک ثالثی کرے گا جب ہم دونوں فریق کہیں گے کہ وہ آ کر ثالثی کریں، جب court of arbitration یا ثالثی کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ بذات خود نہیں کر سکتے لیکن وہ panel بنواتے ہیں اور جب تک panel بنتا ہے وہاں تک ان کا کردار ہوتا ہے اس کے بعد وہ پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ کیونکہ لوگوں کو تشویش تھی Minister Water Resources یہاں پر موجود نہیں ہیں ان کے behalf پر میں یہ کر رہی ہوں، دیکھیں Vienna Convention اور Foreign office کا بھی اس پر مدلل view ہے کہ Convention کے مطابق اس میں کہنا پڑتا ہے کہ what is your allegation, what is the breach of Pakistan, they are not able to provide that, so we feel that it is for domestic consumption and there can be absolutely no change in the treaty until both parties agree, they have and don't ہماری طرف سے ان کی نظر میں یہ رخنہ ہے not even proposed worry. ہمارے Indus Water Commissioner کی صبح بھی meeting ہوئی ہے، اس پر 25 جنوری سے ساری meetings چل رہی ہیں، اس کو اس لیے ہم media hype نہیں کر رہے کیونکہ this is exactly what India wants, وہاں مودی سرکار پاکستان کے ساتھ جارحانہ رویہ دکھانے کے لیے یہ چاہتے ہیں کہ پاکستان strongly react کرے اور وہ کہیں کہ دیکھیں میں نے پاکستان کو پریشان کیا ہے۔ پاکستان، ہندوستان کے ان actions سے بالکل پریشان نہیں ہے۔ ہمیں اپنے حقوق کا پتا ہے اور ہم اپنے حقوق استعمال کرنا both bilaterally and internationally اچھی طرح سے جانتے ہیں۔ ہمیں اس میں کوئی پریشانی نہیں ہے کہ ہندوستان بذات خود یک طرفہ طور پر اس معاہدے میں کوئی ردوبدل لا سکتا ہے let that be very clear.

جہاں تک پانی کے ذخائر کی بات ہے اس پر بہت discussion ہوئی لیکن اس حوالے سے اور پانی میں کمی کے حوالے سے بہت important sentiment across the floor of the House ہے اور I respect all Members who bring it up, کیونکہ پاکستان کا اصل issue یہ ہے۔ میں نے اس بارے میں Water Resources سے پوچھا بھی کہ small dams and medium size storage کے حوالے سے

کیاactionلیا جارہا ہے کیونکہ آپ نے دیکھا کہ کتنا زیادہ مون سون ہوتا ہے اور سیلاب کی کیا تباہ کن کیفیت ہوتی ہے اور پھر بعد میں پانی کی قلّت ہوتی ہے۔ General terms میں پانی کی قلّت خاص طور پر بلوچستان اور سندھ میں بہت زیادہ ہے۔

دیامر بھاشا ڈیم کی land acquisition ہو چکی ہے، CCI نے اسے approve کیا ہے اور یہ اب چل پڑا ہے، اس کی 2030 تک completion date target کی گئی ہے۔ اس کے بعد مہمند ڈیم کی storage شروع ہے، اس وقت وفاقی حکومت کی طرف سے سندھ میں سولہ چھوٹے اور درمیانے ڈیم مختص کیے گئے ہیں، اس میں 15 billion dollars کی رقم سے سندھ، تھر اور کوہستان کے علاقوں میں چھوٹے اور درمیانے ڈیمز target کیے گئے ہیں۔ بلوچستان کے لیے بھی میں نے پوچھا کیونکہ یہ دونوں صوبے سب سے زیادہ قلّت کی وجہ سے affected ہوں گے۔ پچھلے سیلاب میں بھی وفاقی ڈیمز breach نہیں ہوئے کیونکہ اس کی بات نہیں ہو سکی ہے۔ چھوٹے اور درمیانے ڈیمز کی کوئی بارہ اور اس سے زیادہ کی منصوبہ بندی ہو رہی ہے تاکہ ہم اپنے آبی ذخائر کو بہتر طور پر استعمال کریں لیکن existing water usage per capita in Pakistan بہت زیادہ ہے، پانی کا زیاں اگر ہم بطور شہری کم کریں تو بہتر ہو گا۔

جناب چیئرمین! میں آخری بات کہتی چلوں کہ کیونکہ بہت سے دوستوں اور اراکین کے سوال ہوتے ہیں، کچھ قائمہ کمیٹیوں میں address ہوتے ہیں اور کچھ نہیں ہوتے ہیں۔ یا تو رمضان کے بعد I would invite all Senators to an open hearing in a Committee room of Parliament, everybody would be invited. آپ لوگ آیئے، قومی اسمبلی کے بھی ارکین اپنی اپنی معروضات لے کر آئیں جو کچھ بھی آپ کے سوالات بھی ہیں، اس میں ہم Water Resources کو بھی بلا لیں گے، ہو سکا تو Food Security کو بھی بلا لیں گے کیونکہ climate change کے حوالے سے یہ impact سب سے زیادہ ہوئے، دو بڑی بڑی الگ وزارتیں ہیں، ہم انہیں بلا لیں گے، we will have a good exchange, وہ آپ کو presentations بھی دیں تاکہ تینوں وزارتیں Climate, Water and Food Security جامع طور پر آپ کے issues address کر سکیں۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. Calling attention notice is disposed of. Order No.23, Senator Engr. Rukhsana Zuberi, please raise Order No.23.

Calling Attention Notice raised by Senator Engr. Rukhsana Zuberi regarding pending cases/ backlog in Supreme Court and High Courts

سینیٹر انجینئر رخسانہ زبیری: بہت شکریہ، جناب چیئرمین۔ یہ مسئلہ کئی مرتبہ ایوان میں آیا and for some reasons it was put off, thank you for including it this time. آپ جانتے ہیں کہ pending Court cases کا بہت اہم مسئلہ ہے کیونکہ عدالتوں کو ہم نے چھوٹی چھوٹی legal battles and political battles میں الجھائے رکھا ہے، چاہے وہ ہماری سپریم کورٹ ہو یا ہماری ہائی کورٹس ہوں، وہاں سے مستقل stay orders ملتے ہیں اور یہ stay orders بہت ہی critical cases میں ملتے ہیں جس سے cases کا disposal تقریباً نہ ہونے کے برابر ہو گیا ہے۔ اس وقت جو پچھلے اعداد و شمار آئے تھے اصل تو وزیر صاحب موجود ہیں وہ بتائیں گے کہ تقریباً بیس لاکھ سے زیادہ مقدمات ہائی کورٹس اور سپریم کورٹ میں pending ہیں۔ کیا اس وقت جو disposal rate ہے اس سے ہم انہیں سالوں میں بھی clear کر پائیں گے، there are people waiting for their rights to be declared اس کے لیے لوگ آتے ہیں، سارا سارا دن عدالتوں میں انتظار کرتے ہیں اور ان کے مقدمے کا نمبر نہیں آتا کیونکہ ہم نے عدالتوں کو بلکہ تمام اداروں کو بہت زیادہ technical gadgets میں تو رکھ دیا ہے لیکن ان میں capacity building نہیں ہوئی ہے، نہ ہی کوئی پروگرام ہے۔ ہمیں یہ بتائیں کہ کس طرح سے کوئی نیا مقدمہ آئے اور within a certain time clear ہو جائے۔

میں یہاں پر بلوچستان کے چیف جسٹس کی ایک تقریر کا حوالہ دینا چاہوں گی، انہوں نے کہا کہ جب انہوں نے join کیا تو ہزاروں مقدمات pending تھے، انہوں نے تمام administration and Courts کو بلایا اور کہا کہ adjournment صرف اس صورت میں ہو گا کہ وکیل کا، جج کا یا سائل کا انتقال ہو گیا ہو، اس کے علاوہ کوئی مقدمہ adjourn

نہیں ہوگا، so within a very short period of time کامران مرتضیٰ صاحب بھی یہاں بیٹھے ہیں he can throw more light on it کہ بلوچستان میں کس طرح انہوں نے succeed کیا، but that didn't continue. Now we are faced with a situation جہاں پر ساری لڑائیاں عدالتوں میں ہیں، ہم عدالتوں کو بہترین سہولیات دے رہے ہیں، ان کے perks بڑھتے جا رہے ہیں، چھٹیاں بے حساب ہیں، as compared to 300 working days only 100 and some days کام کرتے ہیں، this is a luxury, this is a waste of resources, we cannot afford. ویسے بھی availability of justice میں دنیا کے ممالک میں ہمارا نمبر 142 کی فہرست میں 139 پر ہے، یہ ہماری quality of disposal of judgement ہے، so I would really like to know کہ کیا پروگرام ہے، وزارت قانون کیا کر رہی ہے، کس طرح وہ plan کرتے ہیں کہ تمام court cases وقت پر decide ہو جائیں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: معزز وزیر مملکت برائے قانون۔

Senator Shahadat Awan, MoS for Law and Justice

سینیٹر شہادت اعوان: جناب چیئرمین، معزز سینیٹر صاحبہ نے جو سوال کیا ہے اس بابت پہلی بات تو یہ ہے کہ انہوں نے جو figure بتایا ہے وہ بیس لاکھ نہیں ہے۔ میں آپ کو ہر عدالت کا نمبر بتا دیتا ہوں، پاکستان کی تمام عدالتوں میں 31st December, 2022 تک 3,80,436 cases مقدمات زیر التواء تھے، بیس لاکھ نہیں تھے، یہ کوئی پونے چار لاکھ کے قریب ہیں جو بہت زیادہ ہیں۔

پہلی بات تو میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ جو superior Courts ہیں یہ separate constitutional entities ہیں، Law Department کا کام entry No.21 میں Rules of Business, 1973 میں وزارتیں عدالتوں کی pay, pension, privileges ان کے باہر کے tours ہیں وہ انہیں manage کرتی ہیں، باقی عدالتوں کی supervision وہ خود کرتی ہیں۔ اب بات رہ گئی کہ cases disposed of

کیوں نہیں ہو رہے تو واقعی یہ ایک بات ہے جس پر ہم سب کا concern ہے۔ سب سے پہلے تو میں یہ بتانا چاہوں گا کہ آج سے کچھ دن پہلے National Assembly میں نزہت پٹھان صاحبہ نے بھی ایک سوال کیا تھا۔ وہاں بھی ہم نے یہ جواب دیا ہے کہ Supreme Court میں judges کی 17 sanctioned strength لیکن اس وقت جو کام کر رہے ہیں ان کی تعداد 14 ہے اور 03 خالی ہیں۔ Lahore High Court میں 60 strength ہے اور 41 کام کر رہے ہیں اور 19 seats vacant ہیں۔ اسی طرح سے Sindh Court میں 40 seats ہیں، 29 کام کر رہے ہیں اور 11 seats vacant ہیں۔ Peshawar High Court میں 20 seats ہیں، 19 کام کر رہے ہیں اور ایک خالی ہے۔ Balochistan High Court میں 15 seats ہیں، 13 کام کر رہے ہیں اور 2 seats vacant ہیں۔ Islamabad High Court میں 10 seats ہیں سے 8 کام کر رہے ہیں اور 2 seats vacant ہیں۔

جناب چیئرمین! پہلی بات یہ ہے کہ جو strength ہے وہ مکمل نہیں ہے، ہر platform پر یہ کہا جا رہا ہے کہ ان vacancies کو according to seniority fill کیا جائے۔ اس کے علاوہ سلسلہ یہ رہ گیا کہ جہاں تک cases کا بتایا گیا ہے میڈم نے 20 lac بتائے ہیں تو میں ان کی درستی کے لیے بتا دوں کہ Supreme Court میں 31st December کو، National Assembly کو بھی بتایا ہے، 51744 cases یہ Supreme Court میں pending ہیں، آدھا لاکھ یہ بہت زیادہ ہیں۔

In Lahore High Court 179425 pending cases, in Sindh High Court 85781 pending cases, in Peshawar High Court 41911 pending cases, in Balochistan High Court 4471 pending cases, in Islamabad High Court 17104 pending cases. In Federal Shariat Court 103 cases are pending.

جناب چیئرمین! میری گزارش یہ ہے کہ ان کی سب سے بڑی وجہ تو یہ ہے کہ unnecessary litigation courts میں بہت زیادہ ہو چکی ہے۔ بڑی عدالتوں کا زیادہ

تروقت کچا پیشی میں ضائع ہو جاتا ہے۔ ایک زمانہ ہوتا تھا جب میں نے بھی practice start کی تب ہم junior ہوا کرتے تھے، Mian Raza Rabbani and Kamran Murtaza بھی یہاں بیٹھے ہیں، senior lawyers ہیں کچا پیشی میں دو منٹ لگتے تھے۔ آج کل کچا پیشی بھی دو دو گھنٹے چلتی ہے اس میں بھی argument بھی مانگے جاتے ہیں اور اس میں بھی date ہو جاتی ہے reserve ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ سب سے اہم بات یہ ہے کہ وہ litigation اپنی جگہ pending ہے، ایک تو عوام میں متفرق قسم کی مقدمے بازی شروع ہو گئی ہے۔ Justice Sabihuddin Ahmed کے زمانے میں وہ frivolous litigation کے اوپر cast ڈال دیا کرتے تھے تاکہ عدالتی وقت فضول میں ضائع نہ ہو۔

جناب چیئر مین! صورتحال یہ ہے کہ Bar and Bench عموماً یہ بھی واقعتاً ایک حقیقت ہے کہ بہت دفعہ Defense Counsel or lawyers کی طرف سے adjournment بھی جاتی ہے۔ لیکن میں آپ کو یہ بتاوں کہ Honourable Court کا اگر اس کی cause list دیکھیں تو وہ ستر یا سو سے کم نہیں ہے، اگر ایک Court میں 100 cases لگے ہوئے ہیں اور اگر ایک case call کیا جائے، اس میں ایک فریق کو بلایا جائے، دوسرے فریق کو بلایا جائے، ملزمان یا complainants ان کی حاضری کو check کیا جائے۔ اگر ایک مقدمے میں دو تین منٹ لگیں تو total 180 minutes ہو گئے، 180 minutes کو اگر 60 سے تقسیم کر دیں تو عدالت کا وقت کتنا ہے وہ تو حاضری لگانے میں ہی ختم ہو جائے گا۔

اس کا طریقہ کار senior لوگ سمجھیں گے، پارلیمان نے بھی legal reforms کے لیے سوچا ہوا ہے۔ جناب! اگر Constitutional and Federal Court separate کر دی جائے۔ ہر روز ہم دیکھتے ہیں کہ اس قسم کا کوئی نہ کوئی مسئلہ کھڑا ہو جاتا ہے، جس پر تین یا پانچ رکنی Bench, larger Bench. جن لوگوں کے cases ہوتے ہیں وہ کرایہ خرچ کر کے آتے ہیں ان کے cases adjourn ہو جاتے ہیں۔ یہ اس قسم کے عدالتوں میں مسائل ہیں، Committee meeting Court میں ہوتی تھی بہت عرصے سے وہ بھی نہیں ہو سکی۔ ایک زمانے میں litigants کو بلایا جاتا تھا، civil servants بلائے جاتے تھے

اور لوگوں کو اکھٹا کرکے suggestions لی جاتی تھیں۔ 2013-14 میں National Judicial Policy start ہوئی تھی جو کہ کافی عرصے سے نہیں ہے لیکن جہاں تک حکومت کا تعلق ہے ہم نے ایسے بہت سے قوانین بنا رکھے ہیں جن میں باقاعدہ وقت دیا گیا ہے۔ آغا صاحب بیٹھے ہیں کہ دہشت گردی کا seven days کا وقت دیا گیا ہے، trial seven days کے اندر اندر ہو گی، appeal 30 days میں ہو گی لیکن آج تک اس طرح سے نہیں ہو سکی۔ Family laws time frame provide کیا گیا ہے لیکن within time کبھی کچھ نہیں ہوا۔ Rent cases میں دیا ہوا ہے، آغا صاحب بتائیں گے within time کبھی کام نہیں ہوا۔

جناب چیئر مین! کام کرنے کی یقینی طور پر ضرورت ہے لیکن عدلیہ جو خود independent ہے ان کو خود دیکھنا چاہیے، اب تو پارلیمان میں بھی لوگ شور کر رہے ہیں کہ عدلیہ کا جو کام ہے اس پر توجہ دے اور لوگوں کی زندگیوں میں ان کے فیصلے ہونے چاہیے۔

Mr. Chairman: Calling Attention notice is disposed of. Senator Sania Nishtar please move Resolution on World Health Day.

Motion under Rule 263 moved by Senator Sania Nishtar for dispensation of Rules

Senator Sania Nishtar: I, hereby, move under Rule 263 of the Rules of the Procedure and Conduct of Business in the Senate 2012, that the requirement of Rules 29, 30 and 133 of the said Rules be dispensed with. In order to move a Resolution regarding World Health Day.

Mr. Chairman: I now put the motion before the House.

(The motion was carried)

Mr. Chairman: The motion is carried. Honourable Senator Sania Nishtar please move the Resolution.

Resolution moved by Senator Sania Nishtar regarding World Health Day

Senator Sania Nishtar: The Senate of Pakistan acknowledges the significant of the World Health Day in promoting global health awareness. Commemorating this day that marks the founding of the World Health Organization in 1948, as the World's only Universal membership multi-lateral agency in health and congratulates the World Health Organization on its 75th anniversary.

The House recognizes WHO's critical role in advancing health globally by promoting health, improving disease prevention and care, addressing health disparities and advocating for investments in strong and sustainable health systems to achieve better health outcomes for all. The House recognizes that Health care remains the top priority agenda in the social sector including environmental protection and Economic development.

The House emphasizes that cause of development in the Country cannot be realized without taking steps towards building a healthy nation.

The House further expresses concern that the significant size of the Country's population that could be contributing to the development and progress has limited access to better health care facilities.

The House calls upon all Stake Holders including The Senate of Pakistan to work tirelessly to augment the country's health infra-structure with the focus on quality and affordable health care for our citizens. And, finally the House demands that the Government of Pakistan

leverage technical expertise from the World Health Organization and other International Health Institutions to enhance the Country's readiness from outbreaks and emergencies. To bolster the Country's capacity to deliver on sustainable development goal 03 including its Universal health coverage target to deal with climate change related health risks in better ways and improves Pakistan's prospects of realizing the right to health across all segments of the society.

Mr. Chairman: I now put the resolution before the House.

(The resolution was passed unanimously)

Mr. Chairman: The motion was passed unanimously. Honourable Senator Fawzia Arshad. What do you want to say? Two minutes mean two minutes.

Point of Public Importance raised by Senator Fawzia Arshad regarding the shortage of water supply in Islamabad

سینیٹر فوزیہ ارشد: جناب چیئرمین! میں نے تین منٹ لکھا تھا۔ ابھی پانی کی بات ہوئی تو اسی بات کو آگے لے کر چلوں گی۔ ایک project ہے Hydro power project which is located on the Indus River, downstream of project یہ Tarbela Dam which is 92.7 kms from Islamabad. اور مسئلہ یہ ہے کہ اس کے اوپر جو 2008 میں first conceive ہوا تھا implementation three phases میں ہونی تھی مگر ابھی تک کوئی بات بن نہیں پائی اور کام ہو نہیں رہا۔ اس وقت آپ سے Floor لینے کا مقصد یہ تھا کہ that it is a very important public point کیونکہ گرمی آ رہی ہے اور اسلام آباد میں پانی کی شدید قلّت ہے۔ 2021 میں پچھلی حکومت نے اس کے لیے PC 1 کی requirement ڈالی تھی جو کہ ابھی تک پوری نہیں ہوئی ہے اور چونکہ budget آنے والا ہے and these are the

days. میں منسٹری آف فنانس اور پلاننگ کو request کروں گی کہ اس project کو PC-1 کے لیے ڈالا جائے اور اس کے لیے budget allocation ہونی چاہیے۔

جناب چیئرمین! سارا مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے اسلام آباد کی آبادی لگ بھگ 23 لاکھ ہو گئی ہے اور بڑھتی ہی جا رہی ہے۔ روزانہ پانی کی سپلائی 120 mgd ہو نا چاہیے جبکہ آج بروز جمعہ 7 اپریل 2023 کو پانی صرف 50 mgd ملتا ہے .which is not sufficient اس کو پورا کرنے کے لیے میری یہ There is acute shortage of supply request ہے کہ جب تک PC-1 نہیں بنتا اور یہ project شروع نہیں ہوتا تو ہماری جو اسلام آباد کی نئی آنے والی نسلیں ہیں ان کے لیے ایک بہت بڑا المیہ ہے۔ بالخصوص ہماری جو نئی societies بن رہی ہیں۔ آپ G-13, G-15 and G-17 وغیرہ وغیرہ دیکھیں تو وہاں پر societies بن رہی ہیں مگر وہاں پر پانی کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔ ایک سال پہلے کی بات ہے کہ کراچی کمپنی میں ایک میت کو nestle کے پانی سے غسل دیا گیا۔ اس لیے میری گزارش ہے کہ اس پر ضرور توجہ دی جائے۔

جناب چیئرمین: سیکرٹری صاحب! اس پر آپ وزارت داخلہ اور پلاننگ سے رپورٹ لے لیں۔ جی، رانا محمود الحسن صاحب! آپ نے privilege motion move کرنا تھا۔ جی move کریں۔

Point of Public Importance raised by Senator Rana Mahmood ul Hassan regarding sugar smuggling

سینیٹر رانا محمود الحسن: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! دو issues ہیں ان پر مختصر سا اس پر گزارش کروں گا۔ ایک تو میں نے گزشتہ اجلاس میں بھی گزارش کی تھی کہ بہت بڑے پیمانے پر چینی کی سمگلنگ ہو رہی ہے۔ FBR اس میں کیا کردار ادا کر رہی ہے۔ روزانہ سینکڑوں ٹرالرز بارڈر کو کراس کر رہے ہیں اور مبینہ طور پر یہ بیان دیا گیا ہے کہ ملک کے اندر چینی کی بہت بڑی shortage ہو جائے گی۔ ابھی سے چینی کے دام بڑھنا شروع ہو گئے ہیں۔ اس معاملے کو Standing Committee میں بھیجا جائے تاکہ اس پر فوری طور پر بحث ہو سکے۔

جناب چیئرمین: جی کمیٹی میں بھیج دیں۔ آپ اپنا تحریک استحقاق پیش کریں۔

سینیٹر رانا محمود الحسن: شکریہ۔ جناب چیئرمین! ایک requestاور پیش کرنا چاہ رہا ہوں کہ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد پچھلے ڈیڑھ مہینے سے بند ہے۔

جناب چیئرمین: رانا صاحب! تحریک استحقاق پیش کریں۔

سینیٹر رانا محمود الحسن: جناب چیئرمین! یہ یونیورسٹی ڈیڑھ مہینے سے بند ہے، دور دراز علاقوں کے طلباء جن کا تعلق بلوچستان، سرائیکی beltاور گلگت بلتستان سے ہے متاثر ہو رہے ہیں۔ وہاں پر طلبہ میں ایک لڑائی ہوئی ہے لیکن یونیورسٹی انتظامیہ کو چاہیے تھا کہ وہ معاملات کو سنبھالتی لیکن انہوں نے یونیورسٹی کو بند کر دیا۔ کوئی 12ہزار کے لگ بھگ طلبہ وہاں پر پڑھ رہے ہیں۔ اگر یونیورسٹی 50دن سے زیادہ بند رہی تو ان کا سمسٹر freezeہو جائے گا۔ میرے خیال میں اس مسئلے پر پہلے ہی Standing Committeeمیں سینیٹر مشتاق صاحب اور دیگر سینیٹرز صاحبان غور کر رہے ہیں۔ اس مسئلے پر مزید غور کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین: جی، یہ مسئلہ وہاں پر discussہو رہا ہے۔ جی، تحریک استحقاق پیش کریں۔

Privilege Motion moved by Senator Rana Mahmood ul Hassan regarding his illegal arrest in Multan

سینیٹر رانا محمود الحسن: جناب چیئرمین! میں نہایت ادب کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ میں ان تینوں ایوانوں کا ممبر رہا ہوں۔ میں 2002اور 2008میں قومی اسمبلی کا ممبر بنا ہوں اور پھر صوبائی اسمبلی کا ممبر بنا ہوں۔ اس کے بعد میں سینیٹ کا ممبر بنا ہوں۔ بتانے کا مقصد یہ ہے کہ میرا ہمیشہ اپنا رفقا، civil servants,اپنے عوام اور حزب اختلاف کے ساتھ عزت و احترام کا رشتہ رہا ہے۔ جناب چیئرمین! ماضی قریب میں مجھے غیر مناسب، غیر مہذب حراست اور گفتگو کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ پچھلے بیس سال میں ایسا کبھی نہیں ہوا۔ یہ پہلی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ مجھے 8فروری 2023کو بغیر کسی FIRکے 5:50 بجے ملتان میں غیر قانونی حراست میں رکھا گیا۔ مجھے کوئی دو گھنٹے تک پولیس وین کے اندر گھماتے رہے اور پھر آپ نے جناب چیئرمین صاحب مداخلت کی اور IGصاحب سے بات کی اور پھر مجھے وہاں سے رہا کیا گیا جس کے لیے میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں۔ جناب چیئرمین! میں اس

معاملے کو استحقاق کمیٹی کو بھیجنا چاہتا ہوں اور میری درخواست ہے کہ متعلقہ افراد کو، CPO Multan یا جو بھی ہیں ان کو بلا کر ان سے باز پرس کی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، Privilege Committee کو بھیج دیا جاتا ہے۔

سینیٹر رانا محمود الحسن: شکریہ۔ جناب چیئرمین! Multan, MEPCO کے اندر sports کی کوئی غیر منصفانہ بھرتیاں ہو رہی ہے اس معاملے کو بھی Standing Committee کے حوالے کیا جائے۔

جناب چیئرمین: یہ صوبائی معاملہ ہے۔

سینیٹر رانا محمود الحسن: نہیں، جناب چیئرمین! یہ MEPCO کا ہے اور یہ وفاقی ادارہ ہے۔

جناب چیئرمین: اچھا Multan Electric Supply Company کا ادارہ ہے۔

سینیٹر رانا محمود الحسن: جی، بالکل وہی۔

جناب چیئرمین: بتائیں معاملہ کیا ہے؟

Point of Public Importance raised by Senator Rana Mahmood ul Hassan regarding the process of appointments in MEPCO

سینیٹر رانا محمود الحسن: جناب چیئرمین! وہاں پر sports کے لیے جو تقرریاں ہوتی ہیں ان کے اندر غیر منصفانہ طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے۔ جو افراد اس کے لیے اہل تھے ان کو نظرانداز کر دیا گیا ہے۔ جنہوں نے اولمپکس اور ورلڈ کپ کھیلے ہیں ان کو نظرانداز کر دیا گیا اور ان کی بجائے جن کا کوئی career نہیں ہے ان کو وہاں پر تعینات کیا گیا ہے۔ میری تجویز ہے کہ اس کو کمیٹی میں بھیج دیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب! اس کو کمیٹی میں take up کر لیں۔ جی، مشتاق صاحب! صرف دو منٹ۔

Point of Public Importance raised by Senator Mushtaq Ahmed regarding Israeli terrorism in Masjid Aqsa

سینیٹر مشتاق احمد: شکریہ جناب چیئرمین! کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میں مسجد اقصیٰ میں دو راتوں سے جو اسرائیل کی apartheid regime ہے، ریاستی دہشت گردی کا ارتکاب کر رہی ہے۔ معصوم فلسطینیوں پر، نمازیوں پر اور بالخصوص مسلمان خواتین پر جو ظلم کر رہی ہے میں اس پر بات کرنا چاہ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین! دو راتوں سے وہاں پر جو نمازی نماز ادا کر رہے تھے بالخصوص خواتین ان کے اوپر سحری کے وقت اسرائیل کی فوج اور پولیس نے حملہ کر دیا۔ مسجد اقصیٰ کا تقدس پامال کیا ہے۔ خواتین، بچوں اور مردوں پر بدترین قسم کا تشدد کیا ہے۔ نمازیوں کے اوپر گرنیڈ پھینکے ہیں۔ سینکڑوں فلسطینی جو عبادت کر رہے تھے وہ گرفتار کر دیے گئے ہیں۔ جو تصویریں آ رہی ہیں خواتین اور بچوں پر بدترین تشدد کیا گیا ہے۔ وہاں کے نمازی اور مسجد اقصیٰ بھی لہولہان ہیں۔ اس تشدد کے دوران خواتین کی چیخیں اور ان کی فریاد کی جو clips آئی ہیں وہ بڑی دلخراش ہیں۔ جناب چیئرمین! ہم اس کی مذمت کرتے ہیں اور مجھے دکھ اور افسوس بھی ہے کہ 60 مسلم ممالک ہیں اور 180 کروڑ ان کی آبادی ہے۔ قدرتی دولت سے مالا مال ہیں اور 80 لاکھ ان کی ریگولر آرمی ہے جن کے پاس ہر قسم کا اسلحہ موجود ہے لیکن ایک دہشت گرد ریاست سے اپنی قبلہ اول کی آزادی، اس کے تقدس کی یقین دہانی اور وہاں پر نماز پڑھنے والے عبادت گزاروں بالخصوص معصوم بچوں اور خواتین کی گارنٹی نہیں لے سکتے اور اس کو ensure نہیں کر سکتے۔ اسماعیل ہانیہ جو حماس کے لیڈر ہیں انہوں نے کہا تھا کہ اگر مسلم ممالک ہمیں اپنے اسلحہ کے ذخیروں سے صرف دس فیصد اسلحہ دیں، فوج اور پیسا ہمیں نہ دیں۔ مسلم ممالک اپنے اسلحہ کے ذخیرے سے صرف ہمیں دس فیصد اسلحہ جس دن دیں تو اگلے جمعے ہم ان کو مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھائیں گے۔

جناب چیئرمین! یہ جو toothless resolutions ہم پاس کر لیتے ہیں۔ اس طرح قرار دادوں کے پاس کرنے سے کچھ بھی نہیں ہوگا۔ اس وقت اتنی بدترین قسم کی دہشت گردی ہو رہی ہے اور وہاں پر مسلمانوں کی نسل کشی ہو رہی ہے اور war crime کے اندر اسرائیل ملوث ہیں۔

جناب چیئرمین! قائداعظم نے 1940 میں ایک پاکستان کی قرارداد پاس کی تھی اور ایک فلسطین کی قرارداد پاس کی تھی۔ اس لیے یہ پاکستان کی خارجہ پالیسی کا corner stone ہے۔ میں حکومت پاکستان سے کہتا ہوں کہ وہ United Nations and OIC میں Foreign Missions کو activate کریں اور عالم اسلام کو آگے بڑھائیں۔

جناب چیئرمین! میں آخری یہ بات کروں گا کہ یہ جو پاکستانی ہیں فیشل خالد جس کو گزشتہ حکومت نے پاکستانی پاسپورٹ پر اسرائیل جانے کی اجازت دی ہے اور جو اس وقت اس حکومت میں اسرائیل کے ساتھ وہ جو تجارت کر رہا ہے اس کی ویڈیو تصاویر اور خبریں شائع کر رہے ہیں اس پر حکومت کوئی نوٹس نہیں لے رہی ہے۔ اس حکومت نے اس پر آنکھیں بند کی ہوئی ہیں۔ ایک طرف مسجد اقصیٰ میں یہ ظلم ہو رہا ہے۔ وہاں کی خواتین لہولہان ہیں۔ مسجد اقصیٰ یعنی قبلہ اول رو رہا ہے اور دوسری طرف ایک پاکستانی ہمارے زخموں پر نمک پاشی کر رہا ہے۔ ان کے passport cancel کیوں نہیں کیے جاتے؟ ان کے خلاف کیوں FIR درج نہیں ہوتی؟ اس خالد کو گرفتار کیوں نہیں کیا جاتا؟ وہ مذاق اڑا رہا ہے ریاست پاکستان کا اور پاکستان کے 22 کروڑ عوام کے جذبات کا۔ لہٰذا میری درخواست یہ ہے کہ ایک تو ان کے خلاف action لیا جائے اور دوسرا پاکستان OIC, United Nations اور دیگر international fora میں اس معاملے کو اٹھائے اور عالم اسلام کو متحرک کرے کہ وہ مسجد اقصیٰ کی آزادی اور بالخصوص فلسطین کے تحفظ کے لیے کردار ادا کرے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر سیف اللہ ابڑو صاحب۔

Point of Public Importance raised by Senator Saifullah Abro regarding murder of Professor Ajmal Sawan in Kandkot, Sindh

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب چیئرمین! کل کندھ کوٹ میں ڈاکٹر اجمل ساون کو بے دردی سے قتل کر دیا گیا۔ ڈاکٹر اجمل ساون ایک پروفیسر تھے اور انہوں نے فرانس سے .Ph.D کیا تھا، پچھلے آٹھ سال سے IBA Sukkur سے منسلک تھے۔ کل جب وہ اپنے گاؤں کندھ کوٹ گئے تو وہاں پر ان کو بے دردی سے قتل کیا گیا۔ اس معاملے پر اب تک کسی نے بھی action نہیں لیا۔ اگر آپ اس کو Human Rights کی کمیٹی میں بھیج دیں تو شاید کچھ معاملہ حل ہو جائے۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔ یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔

Point of Public Importance raised by Senator Saifullah Abro regarding kidnapping of Nabeela Khawar from Larkana

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: دوسری بات، لاڑکانہ میں آٹھ ماہ پہلے نبیلہ خاور اغوا ہوئی اور اب تک بازیاب نہیں ہوئی۔ بڑی کوششیں کی جا چکی ہیں، وہاں کی انتظامیہ نے بھی کوششیں کی ہیں۔ اگر آپ اس معاملے کو بھی Human Rights کی کمیٹی کو بھیج دیں تاکہ اس کا بھی معلوم ہو سکے۔

جناب چیئرمین: سیکریٹری صاحب! اس پر رپورٹ منگوالیں۔ آپ سیکریٹری صاحب کو تفصیل لکھوادیں۔

سینیٹر سیف اللہ ابڑو: جناب والا! پچھلے دو، تین دنوں سے جب سے دو صوبوں میں انتخابات کا سپریم کورٹ کا فیصلہ آیا ایک ایسا سیاسی ماحول بنا ہوا ہے، حقیقت میں وہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ان کے ساتھ بڑی زیادتی ہو گئی ہے، سپریم کورٹ کا فیصلہ غلط ہے لیکن اس کی آڑ میں جو بدتمیزی اور بدتہذیبی کا طوفان مچایا ہوا ہے، اس پر آپ یقین کریں بہت افسوس ہوتا ہے۔ ایسے ایسے دوست ہیں جو پہلے بھی اسی سپریم کورٹ کے پاس گئے تھے، میں اس ایوان کی پانچ، چھ مثالیں دیتا ہوں۔ جب 06 اپریل 2022 کو، ہمارے وزیر قانون جو ہمارے دوست بھی ہیں اور بھائی بھی ہیں، یہاں بیٹھے تھے۔ ایسا کیا کمال ہو گیا تھا کہ رات کو گیارہ، بارہ بجے کورٹس کھلیں اور وہ جا کر کورٹس میں کھڑے ہو گئے اور وہاں سے فیصلے بھی لے کر آئے۔ اس وقت ایسا کیا تھا اور اب ایسا کون سا اعتراض ہے ان موجودہ کورٹس پر؟ اس پر ان کے اپنے دلائل ہیں کہ جی تین ججز کا بنچ نہیں ہونا چاہیے۔ پھر کہتے ہیں کہ Full Court ہونا چاہیے۔ پھر full court میں بھی 13 judges ہونے چاہییں۔ کیا آپ نے 13 judges کو manage کیا ہے؟ اور اس لیے وہ 13 judges آپ کو چاہییں۔ یہ کون سا تماشا ہے؟ اگر ایسے بڑے بڑے قانون دان، جو ہمارے بھائی بھی ہیں، اگر یہ ملک کے ساتھ ایسا رویہ رکھیں گے تو پھر عام لوگوں سے کیا توقع رکھی جا سکتی ہے۔ یہاں PDM کے ہمارے بہت سے دوست بھی بیٹھے ہیں، انتخابات سے بھاگنا کسی کو بھی اچھا نہیں لگتا۔ PDM کی تین بڑی جماعتیں ہیں جو PDM کی چھوٹی جماعتوں کو انصاف نہیں دے سکیں۔ انتخابات سے بھاگنا، ان چھوٹی جماعتوں کے ساتھ بھی زیادتی ہے۔ آپ دیکھیں کہ بزنجو صاحب کی نیشنل پارٹی ہے، ان

کے پاس تو کوئی وزارت ہی نہیں ہے، پھر اچکزئی صاحب کی پارٹی ہے، جن کے دو سینیٹرز یہاں پر ہیں، ان کی بھی حکومت میں کوئی نمائندگی نہیں ہے، ANP کی بھی حکومت میں کوئی نمائندگی نہیں ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے پاس MNAs نہیں ہیں اس لیے ان کو وزارتیں نہیں ملیں۔ PDM کی تین بڑی جماعتیں ہی اس کوشش سے فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ ان کا کام ہے کہ اگر وہ انتخابات میں جائیں گے تو ان کو بڑا نقصان ہوگا۔

یہاں پر ایسے ایسے بیانات سامنے آتے ہیں کہ ہمیں حیرانی ہوتی ہے۔ ایک نے کہا کہ یہ سپریم کورٹ کا فیصلہ غیر شرعی ہے۔ بھئی اس میں شریعت کا کیا تعلق ہے۔ یہ کوئی مدرسہ تھوڑا ہی ہے یا کوئی حلوائی کی دکان تھوڑا ہی ہے کہ آپ نے کہا کہ کس کو کھانا ہے، دنیش نے نہیں کھانا ابڑو نے کھانا ہے۔ ایسا تو نہیں ہے۔ پھر ہمارے وزیر خارجہ نے کہا کہ ہمیں نہیں لگتا کہ پاکستان میں کوئی انصاف کا ادارہ بھی ہے۔ میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ پچھلے ایک سال تک یہی تو ایک ادارہ تھا جس نے آپ کو موقع فراہم کیا کہ آپ ان بارہ مہینوں میں سے دس مہینے ملک سے باہر رہے ہیں۔ آپ نے چالیس سے زیادہ غیر ملکی دورے کیے ہیں اور پاکستان کے اربوں روپے خرچ کیے ہیں۔ PDM کی 95 رکنی کابینہ میں سے 30 وزراء آپ کے ہیں۔ اس سے زیادہ آپ کیا enjoy کر سکتے ہیں۔ یہ وہی کورٹ تھی جس نے آپ کو موقع دیا تھا۔

پھر آپ آجائیں نواز شریف صاحب کی طرف، انہوں نے کہا کہ سپریم کورٹ کی طرف سے بڑی زیادتی ہو گئی ہے اس لیے ہم اس فیصلے کو نہیں مانتے۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب ہمارے بھائی گیلانی صاحب کے خلاف فیصلہ آیا تھا تو کس نے وہ فیصلہ دیا تھا؟ کیا وہ عدالت جنگل سے آئی تھی؟ یہی سپریم کورٹ تھی جس نے وہ فیصلہ دیا تھا اور اس پر نواز شریف صاحب نے کیا کہا تھا کہ گیلانی صاحب استعفیٰ دیں۔ یہ حیوانوں کا ملک نہیں ہے۔ پھر آپ آج کیسے حیوان بن گئے ہیں؟ آپ کو بھی حیوان نہیں بننا چاہیے۔ پھر شہباز شریف صاحب کہتے ہیں کہ یہ آئین کے ساتھ کھلواڑ ہے۔ شہباز شریف صاحب ! اصل میں پاکستان کے عوام نے آپ کے ساتھ کھلواڑ کیا ہے ان زیادتیوں کے نتیجے میں جو آپ نے ان کے ساتھ کی ہیں۔

ان لوگوں کو انتخابات سے نہیں بھاگنا چاہیے، انتخابات میں حصہ لیں، اس میں سب کا فائدہ ہے۔ کم از کم کوئی اور نہیں تو اچکزئی صاحب، بزنجو صاحب اور ANP والوں کے ساتھ ہی انصاف کریں کہ کہ شاید ان کے کچھ MNAs ایوان میں منتخب ہو کر آ جائیں۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Honourable Senator Syed Yousuf Raza Gillani.

سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی: جناب چیئرمین! میری درخواست یہ ہے کہ نماز کا وقت ہو چکا ہے اور ایجنڈا ختم ہو چکا ہے، اگر ہم اس controversy میں پڑیں گے تو یہ بات تو پھر اور آگے نکل جائے گی۔ لہٰذا میرا خیال ہے کہ ہم اس بحث میں دوبارہ نہ پڑیں تو بہتر ہوگا۔

Mr. Chairman: Thank you. The House stands adjourned to meet again on Monday, the 10th April, 2023 at 10:30 A.M.

(The House was then adjourned to meet again on Monday, the 10th April, 2023, at 10:30 A.M.)

Index

Ms. Marriyum Aurangzeb 13, 25
Rana Sana Ullah Khan 5, 9, 23
Rana Tanveer Hussain 36, 37, 41, 42
Senator Dr. Asif Kirmani 35
Senator Dr. Shahzad Waseem 2, 43
Senator Engr. Rukhsana Zuberi 29, 34
Senator Fawzia Arshad 8, 29, 30, 31, 34
Senator Hidayatullah Khan 28
Senator Mushtaq Ahmed 5
Senator Naseebullah Bazai 31, 32, 35
Senator Sajid Mir 23
Senator Samina Mumtaz Zehri 25
Senator Sania Nishtar 32, 61, 62
Senator Shahadat Awan 37, 38, 39, 40
جناب عبدالرحمٰن خان کانجو 7, 8, 10, 11, 12
سینیٹر انجینئر رخسانہ زبیری 57
سینیٹر دلاور خان 12, 22, 23
سینیٹر دنیش کمار 7, 11
سینیٹر ڈاکٹر شہزاد وسیم 2, 4
سینیٹر رانا محمود الحسن 64, 65, 66
سینیٹر سید یوسف رضا گیلانی 71
سینیٹر سیف اللہ ابڑو 8, 11, 68, 69
سینیٹر شہادت اعوان 22, 23, 58
سینیٹر شیری رحمٰن 52
سینیٹر فوزیہ ارشد 9, 63
سینیٹر کامران مرتضٰی 46
سینیٹر مشاہد حسین سید 49
سینیٹر مشتاق احمد 4, 5, 6, 67
سینیٹر نسیمہ احسان 33
سینیٹر شہادت اعوان 38